بسم اللہ الرحمن الرحیم
والعصر ۝ ان الانسان لفی خسر ۝

جامعہ عثمانیہ کا ترجمان

دسمبر ۲۰۰۱ء رمضان شوال ۱۴۲۲ھ

پشاور
پاکستان

العصر

ماہنامہ

مدیر مسئول
مفتی غلام الرحمٰن

جامعہ عثمانیہ
نوتھیہ روڈ پشاور

جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان

ماہنامہ العصر پشاور

زیر سرپرستی

حضرت مولانا حکیم لطف الرحمٰن صاحب زید مجدہم

مجلس ادارت

مدیر مسؤل

مفتی غلام الرحمٰن

نائب مدیر

مولانا ذاکر حسن نعمانی

مجلس مشاورت

مولانا حسین احمد

مفتی نجم الرحمٰن

قانونی مشیر

نثار خان ایڈووکیٹ

دسمبر ۲۰۰۱ء رمضان شوال ۱۴۲۲ھ جلد ۷ شمارہ ۱۲

فہرست مضامین

اداریہ	مفتی غلام الرحمٰن	۳
محاسن القرآن	مفتی غلام الرحمٰن	۷
نظام جاسوسی	مفتی ذاکر حسن نعمانی	۱۲
دارالافتاء	مفتی غلام الرحمٰن	۱۸
حقوق نسواں اور اسلام	عندلیب سبک	۲۲
مختصر حالات زندگی شیخ الحدیث حضرت مولانا علی اکبر جان	حافظ فیض الحسن	۲۶
وفیات	مفتی ذاکر حسن نعمانی	۳۰
اخبار الجامعہ	مولانا تحمید اللہ جان	۳۲
سالانہ فہرست مضامین العصر جنوری ۲۰۰۱ تا دسمبر ۲۰۰۱ء		۴۰
تبصرہ کتب	مفتی ذاکر حسن نعمانی	۴۸

پوسٹ بکس نمبر ۱۲۰۹ پشاور صدر۔ صوبہ سرحد پاکستان فون ۲۷۳۵۶۱-۰۹۱

پبلشر و دفتر: مفتی غلام الرحمٰن نے وحدت پرنٹنگ پریس خیبر بازار پشاور سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ العصر جامعہ عثمانیہ، عثمانیہ کالونی نوتھیہ روڈ پشاور صدر سے شائع کیا

بدل اشتراک فی پرچہ ۱۰ روپے / سالانہ اندرون ملک ۱۰۰ روپے بیرون ملک ۲۰ ڈالر کی قیمت

جنت میں گھر بنانے کا سنہری موقع

گھر انسان کی بنیادی ضرورت ہے خود اور اپنی اولاد کے آرام و سکون کے لئے ہر ایک گھر بنانے کی کوشش میں رہتا ہے زندگی بھر ایک گھر کی تعمیر انسان کی واحد آرزو اور تمنا ہوتی ہے لیکن کیا ہم نے کہیں یہ سوچا کہ دنیا کی عارضی زندگی کی نسبت سے ہمیں قیامت کی ابدی زندگی میں بہتر سے گھر بنانے کی ضرورت ہے یہاں تو پھر بھی ذاتی مکان نہ ہونے کی صورت میں کرایہ کے مکان میں زندگی کی صبح و شام تمام ہو سکتی ہے لیکن قیامت میں کرایہ داری کا نظام نہیں پایا جاتا

آئیے بغیر سوچے فیصلہ کیجئے

اگر ہمیں جنت میں گھر بنانا ضروری ہے اس کے لئے آپ کردہ ...ض پر مسجد بنا کر یا کسی دینی درسگاہ کی تعمیر میں حصہ لیکر اپنی آرزو پوری کر سکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں جامعہ عثمانیہ نے بنات اسلام کے لئے ﴿مدرسہ سیدہ فاطمہؓ﴾ کے عظیم منصوبہ پر کام شروع کر کے دو مراحل میں جامعہ کے ساتھ ساتھ سترہ مرلہ کا پلاٹ تقریباً دس لاکھ روپے میں خرید کر مسلمانوں کو جنت میں گھر بنانے کا سنہری موقع فراہم کیا ہے۔ زر زمین کا یہ ناقابل تحمل بوجھ اٹھانے میں کوشش کیجئے اور مسلمان بچیوں کی تعلیم و تربیت میں دل کھول کر حصہ لیں۔

شعبہ نشر و اشاعت جامعہ عثمانیہ پشاور

Scanned with CamScanner

درس عبرت

صدائے عصر

اداریہ

افغانستان کو اسلامی امارت بنا کر دنیا کے سامنے امن وامان کا مثالی معاشرہ پیش کرنے والے بے سروسامان ﴿طالبان﴾ کی عارضی اور وقتی پسپائی تاریخ کا سنہری باب ہے امید ہے منصف مزاج مورخین جب مفاد پرستی کے خول سے نکل کر کسی کے دباؤ میں آئے ہوئے بغیر حالات کا صحیح جائزہ پیش کریں گے تو آئندہ آنے والی نسلوں کو اپنے لئے راہ عمل کی تعین میں کوئی دشواری نہیں رہے گی ویسے بھی تاریخ اپنے وجود میں حریت اور آزادی کی قائل ہے اگر ظالم قوت اور طاقت کے ذریعہ کسی کا قلم پر جابرانہ قبضہ کرے یا کسی دنیوی مفادات سے کسی کے ضمیر کا سودا کرے لیکن آئندہ جا کر مؤرخ اور محقق غیر جانبداری کا مظاہرہ کر کے اس کی

ممکن ہے آج امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک کے خوف سے کسی شخص، ادارہ یا حکومت کو ﴿طالبان﴾ کے بارے میں حقیقت تسلیم کرنے میں دشواری ہو یا ڈالر کی بارش سے مستفید ہونے کے لئے بے چارے ﴿طالبان﴾ کو دہشت گرد کہنا پڑے لیکن انشاء اللہ تاریخ ظلم کا سہارا دینے والوں کو کبھی معاف نہیں کرے گی اگر آج کے حکمران امریکہ کی رفاقت کو دانشمندی کا فیصلہ سمجھتے ہیں کل ان کی نسلیں اس کو دین ومذہب سے غداری اور میر جعفر کا ورثہ کہیں گے دنیا کے سوارب مسلمانوں نے 56 ممالک میں ارباب اقتدار ہونے کے باوجود ایٹمی اسلحہ سے لیس ہو کر امریکہ کی غلامی خسیس طوق گلے میں ڈال کر جس بزدلی کا مظاہرہ کیا ہے سالوں کی بات نہیں بلکہ مہینوں میں اس کے نتائج سامنے آئیں گے۔ میرے خیالی میں ناکامی پر رونے سے کوئی خاص فائدہ نہیں بلکہ بہادر قومیں ناکامی سے اپنے لئے کامیابی کی راہیں متعین کرتی ہیں اور کسی محاذ پر ناکامی کو آئندہ کامیابی کا زینہ سمجھتے ہوئے قدم اٹھانے کی

کوشش کرتی ہیں۔

افغانستان میں ﴿طالبان کی پسپائی﴾ کئی جہات سے قابل توجہ ہے اگر دشمن اس عارضی فتح کو اپنی مذموم کوششوں کی کامیابی کے لئے تجربہ گار سمجھتا ہے تو ہم مسلمان اس سے کیوں نہ اپنے لئے آئندہ راہ عمل کا تعین کا ذریعہ نہ سمجھیں امریکہ نے طالبان کو حکومت کے قیام کو اپنی غلطی سمجھتے ہوئے ابتداء میں توجہ نہ دینے کا نتیجہ قرار دیا۔

یہ صرف نہیں بلکہ آئندہ جا کر جب امریکہ ﴿طالبان﴾ کی وجہ سے اپنی افرادی اور معاشی قوت کی تضیع کا صحیح جائزہ پیش کرے گا پھر تحقیق کے مزید مواقع ان کو میسر ہوں گے۔ مسلمانوں کو زیر کرنے کے لئے بغیر کسی نقصان پر اٹھاتے ہوئے کیا طریقہ اپنا سکتے ہیں۔ اگرچہ دشمنان اسلام نے کچھ وقت سے اسلام کے خلاف بنیاد پرستی کی اصطلاح ایجاد کر کے جس مذموم کوشش کی ابتداء کی تھی۔ دہشت گردی کے نام کی تخلیق سے بظاہر کامیابی حاصل کی چنانچہ ﴿طالبان﴾ مثالی امن وآشتی کے علمبردار تھے دہشت گردی کے مذموم نام سے بدنام کر کے ایسا پائے مال کیا گیا کہ کسی مسلمان کو ان کے خلاف آواز اٹھانے کی جرائت نہیں ہوئی دشمن دنیا کے کسی کونے میں مسلمان کو بحیثیت قوم اٹھنے کا موقعہ فراہم نہیں کرے گا۔ بلکہ ہر دینی تحریک کو ﴿طالبان﴾ کی تحریک سمجھ کر ابتداء میں جڑ سے اکھاڑنے کی کوشش کرے گا۔ اس لئے مسلمان کو آئندہ جا کر احتیاط سے قدم لینا ہوگا شاطر اور عیار دشمن سے مقابلہ آزمائش کا سنگین موقعہ ہوتا ہے۔ اس لئے مسلمانوں کے ہر طبقہ کو اس سے سبق سیکھنا چاہیئے۔

ہماری دینی سیاسی جماعتیں صرف اخباری بیانات یا مظاہرہ پر اکتفا کے بغیر ﴿طالبان کی پسپائی﴾ کو وقت کا اہم مسئلہ سمجھیں اور اس پر غور وفکر کریں کہ آخر کار ایک بنی بنائی ہوئی مستحکم حکومت کے خلاف بغیر کسی وجہ کے پوری دنیا ایسے اکٹھی ہوگی؟ اور چھ سال کی مدت گزرنے کے باوجود ﴿طالبان﴾ دنیا میں اپنا وجود منوانے میں کیوں ناکام رہے؟ دنیا کو ہمنوا

Scanned with CamScanner

بنانے میں کونسی رکاوٹیں حائل تھیں اور ان کو کیسے دور کیا جا سکتا ہے؟ اتنی لمبی مدت میں ﴿طالبان﴾ کی کوششیں سعودی عرب، عرب امارات اور پاکستان سے کیوں نہ نکل سکیں؟ میرے خیال میں دشمنان اسلام کو اسلامی حکومت کا نہ چاہنا اس کی واحد وجہ قرار دینا مشکل ہے؟ کیونکہ دشمنان اسلام کو صلاح الدین ایوبی، محمود غزنویؒ اور سلطان عالمگیر اورنگزیب کے وقت میں بھی اسلام کی ترقی گوارا نہ تھی لیکن دشمن کے نہ چاہنے کے باوجود انہوں نے کامیابی کیسے حاصل کی؟ یا خلفاء راشدین کے دور میں خصوصاً حضرت عمرؓ کی وسعت خلافت کونسے دشمنان اسلام کو گوارا تھی لیکن اس کے باوجود اسلامی حکومت کو عالمگیر وسعت نصیب ہوئی - پھر سیاسی طور پر اس کا جائزہ ضروری ہے کہ امریکہ نے کامیاب پروپیگنڈہ کرنے سے پوری دنیا کو ہمنوا بنانے میں کیا کردار ادا کیا - حتی کہ اسلام کے نام لینے والے بھی اس طوفان کے شکار ہو گئے -

بلاشک ﴿طالبان﴾ کی اسلامی امارت ایک اسلامی حکومت تھی اس کی کامیابی اسلامی معاشرہ کے ہر طبقہ کی ذمہ داری تھی جس شعبہ نے جو کمزوری کی ہے اس کی تعین اور آئندہ کے لئے اس کا سدباب ضروری چیز ہے - مجھے یقین ہے یہ آگ امریکہ کی بمباری سے ختم نہیں ہو سکتی بلکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس میں اور شدت پیدا ہو سکتی ہے - القاعدہ یا طالبان کے نام سے یہ تحریک دبنے کی نہیں اگر اس کو ایک نام سے دبایا گیا تو یہ دوسرے نام سے ابھر کر اپنی قوت منوائے گی - مستقبل انشاءاللہ اسلام کا ہے اور اس سے ہر خودساختہ نظام نیست و نابود ہوگا - یہ صرف ایک سیمینار یا جلسہ کا مسئلہ نہیں بلکہ یہ تحقیق اور بحث کا محتاج موضوع ہے - کھلے ذہن سے غیر جانب داری اور اپنی کوتاہیاں اور کمزوریاں تسلیم کر کے اسباب کے تجزیہ کا وقت ہے ایسی صورت میں بے لاگ تبصرہ سے اس کا حق ادا ہو سکتا ہے - اگر ایسی حالت میں ﴿طالبان﴾ کی کمزوریوں کی نشاندہی ہو تو اس کو طالبان کی مخالفت یا دشمنی پر عمل کرنے کی بجائے خیر خواہی سمجھا جائے -

[تعل]یمی شعبہ سے تعلق رکھنے کی وجہ سے بحیثیت ایک طالب علم میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ [ہما]رے طلباء کی تربیت ایسے نہج پر ہونی چاہیئے جس میں عصری تقاضوں کے ادراک کا احساس ہو [او]ر پھر نزاکت کا احساس کر کے مسائل کے حل کرنے کی اہلیت موجود ہو حالات کو مدنظر رکھتے [ہو]ئے ہمیں تعلیمی میدان میں اہداف کا تعین نئے سرے سے کرنا چاہیئے - اس میں کوئی شک [نہ]یں کہ قرآن و حدیث کے علوم کا بنیادی مقصد اللہ تعالی سے جوڑ اور تعلق پیدا کرنا ہے - دنیا [م]یں رہتے ہوئے اللہ تعالی کے احکام اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کے [م]طابق زندگی گزارنا ہی اللہ تعالی سے جڑنے کا ذریعہ ہے - لیکن حالات کی تبدیلی سے زندگی [جن] تغیرات کا شکار ہوا ان کو سمجھنا اور پھر اس کے لئے اسلامی حل تلاش کرنا وقت کی اہم ضرورت [ہ]ے - اسلام کے عالمگیر مذہب ہونے کا تقاضا بھی یہ ہے کہ اس میں ہر دور تہذیب و تمدن اور [ہر و]قت کا اسلامی حل موجود ہے - ابھی حالات کی روشنی میں حل پیش کرنا طلباء (جو کل علماء بن کر [ق]وم کی رہبری کی ذمہ داری اٹھانے والے ہیں) کا فریضہ ہے کہ ہمیں زندگی کے اس نازک سفر [می]ں حالات کی نزاکت سے آنکھیں بند کرنا خودکشی کے مترادف ہے - ہم زندگی کے شاہراہ پر [ای]ک پسے قافلہ کے ساتھ شریک سفر ہیں کہ حالات سے ادنی چشم پوشی اور غفلت سے قافلہ آگے [نک]ل کر ہمیں تنہائی اور پسماندگی کا خطرہ ہے - جہاں ہماری بات سننے والے کوئی نہیں ہوں گے [لی]کن اس کے ساتھ ساتھ اس سفر میں مسابقۃ کی کوشش میں خطرات بھی ہیں خدانخواستہ کسی ادنی [غل]طی سے اتحاد و بے دینی کی یلغار کے سامنے ٹھہرنا مشکل رہے گا گویا اس سفر میں اگر ایک طرف [پس]ماندگی کا خطرہ ہے تو دوسری طرف الحاد و بے دینی سے تحفظ مشکل ہے ایسے سفر میں مسافر کے [لئ]ے ہوشیاری کے علاوہ بااعتماد دوست کی رفاقت کا ساتھ ہونا ضروری ہے - چنانچہ ہمارے علماء [اگ]ر حالات کی نزاکت کا احساس نہ کریں اور عصری مسائل کا قابل عمل حل پیش نہ کریں - اور [طل]بہ کی بہتر تربیت کے بارے میں نہ سوچیں - تو قافلہ سے رہ جانے کا خطرہ ہے لیکن اس کا یہ [مط]لب بھی نہیں کہ اسی جدت پسندی کا شکار ہو جائیں - جو بے دینی اور الحاد پر منتج ہو جیسا کہ بے [دی]ن اور دوسرے ملحدین کا شیوہ رہا - اس کے لئے بہترین نسخہ اکابرین اور اسلاف پر اعتماد

کر کے مسائل کا حل تلاش کرنا چاہیے - اسلاف کے دامن ہی سے وابستگی سے الحاد و بے دینی سے تحفظ مل سکتا ہے- بلاشک دینی علوم کا حصول ہمارا نصب العین عبادت ہے-لیکن عصری علوم سے آنکھیں بند کرنا مناسب نہیں اس کو ضرورت کا درجہ دینا ضروری ہے ہماری نو جوان نسل کو اگر ہم عصری علوم کے حصول کے لئے غیر مسلموں کی جولی میں پھینک دیں تو پھر ان سے دین داری کی توقع رکھنا بے سود ہے- اگر ہم مسلمان بچوں کو دشمنان اسلام کے خلاف اسلام ہتھکنڈوں سے محفوظ رکھنا چاہتے ہوں تو اس کے لئے ان کے عصری علوم پر توجہ دینی ہوگی- ہمیں وہ وقت نہیں بھولنا چاہئے جب اسلامی علوم کے علاوہ سائنسی علوم پر بھی مسلمانوں کی حکمرانی تھی- عباسی دور میں ﴿بیت الحکمت﴾ کے قیام سے مسلمانوں کو علمی اور تحقیقی جذبہ ملا جس سے مسلمانوں سے سائنسی علوم میں خصوصاً فلکیات، جیومیٹری، الجبرا اور طب کے میدان میں متحیر العقول کارنامے سرانجام دیئے- آج کی سائنس بھی ابوعلی سینا، علی بن عباس، ابوبکر محمد بن زکریا رازی، جابر، الہیثم اور البیرونی کی آراء و افکار کی مرہون منت ہے- اکابر کے وضع کردہ درس نظامی میں میبذی، صدری، شمس بازعہ، تصریح چرح چمغی، اقلیدس وخلاصہ الحساب کی کتابیں آخر کار کونسی دینیات کا مجموعہ ہے- ان میں بھی وہی سائنسی علوم ہیں جن پر آئے دن ہمارے علماء سرنگوں رہتے ہیں صرف فرق یہ ہے کہ قدیم سائنسی علوم عربی میں ہیں اور جدید سائنس انگریزی میں ہیں- کیونکہ قدیم دور میں مسلمانوں کی علمی سرگرمی سے اس پر عربی کا غلبہ رہا اور آج انگریزوں کے حوالہ کرنے سے سائنسی علوم پر ان کی اجارہ داری رہی- مسلمانوں قوم سائنسی علوم پر توجہ دے کر اس دور کو زندہ کر سکتے ہیں- ہم عیار دشمن کا مقابلہ اس وقت تک نہیں کر سکتے جب تک اسکے مقابلہ کے لئے ہمارے پاس اس سے بہتر ہتھیار موجود نہ ہو تلوار بلاشک ہتھیار ہے- لیکن ایٹم بم کے مقابلہ کے لئے ہمیں تلوار کو تھامنے کی بجائے ایٹم بم بنانا ہوگا-

والعصر ان الانسان لفی خسر

محاسن القرآن

مفتی غلام الرحمن

قل ان كانت لكم الدار الاخرة عند الله خالصة من دون الناس فتمنوا الموت ان كنتم صدقين o ولن يتمنوه ابدا بما قدمت ايديهم والله عليم بالظالمين o ولتجدنهم احرص الناس على حيوة ومن الذين اشركوا يود احدهم لو يعمر الف سنة وما هو بمزحزحه من العذاب ان يعمر – والله بصير بما يعملون o

ترجمہ- آپ کہہ دیجئے اگر اخروی بہتر انجام دوسرے تمام لوگوں کو چھوڑ کر صرف اور صرف تمہارے لئے ہے پھر تو مرنے کی خواہش کرو اگر تم سچے ہو اور اپنے کئے ہوئے کو دیکھ کر یہ لوگ کبھی موت کی خواہش نہیں کریں گے- اللہ تعالی ان ظالموں کو خوب جانتا ہے- یقیناً آپ ان کو تمام لوگوں سے خاص کر مشرکوں سے بھی زندگی کے زیادہ حریص پائیں گے ہر ایک ہزار سال جینے کی خواہش رکھتا ہے حالانکہ لمبی زندگی ان کو عذاب سے نجات نہیں دلا سکتی یہ جو کچھ کر رہے ہیں اللہ تعالی ان کو خوب دیکھ رہا ہے-

محاسن -

اہل کتاب عوام پر قابو پانے کے لئے خود ساختہ، بے بنیاد عقائد کا سہارا لئے ہوئے تھے کبھی اللہ تعالی سے خصوصی تعلق کا دعوی کر کے لوگوں کو لوٹتے اور کبھی جنت کی ٹھیکیداری لیکر عوام کو گمراہ کرتے رہے وہ لوگوں سے کہتے رہے جنت ہماری ہے ہم ہی جنت کے لئے پیدا ہیں اور جنت ہمارے لئے بنائی گئی ہے- ہمارے علاوہ کوئی دوسرا جنت نہیں جائے گا- عرب کا جاہل طبقہ ان

Scanned with CamScanner

سے بڑا متاثر تھا وہ معاشرہ میں ان کو تعلیم یافتہ سمجھ رہے تھے قرآن ان کے تفصیلی تذکرہ کے بعد اس بے بنیاد دعوی کی حقیقت کھول رہا ہے۔

اگر تمہارے کہنے کے مطابق واقعی جنت کے تم ٹھیکیدار ہو اور آخرت کی کامیابی صرف اور صرف تمہارے لئے ہے پھر اس تکلیف کی زندگی میں کیوں پڑے ہو۔ آؤ۔ مرنے کی دعا کرو۔ موت مانگو تا کہ مر کر جلدی مزعومہ منزل کو پہنچ سکو۔ جنت کی خوشیوں کے حصول کے لئے تو تمہاری زندگی رکاوٹ ہے اس سے جان چھڑاؤ لیکن قرآن کہہ رہا ہے کہ یہ لوگ اپنی بداعمالیوں سے آگاہ ہونے کی بدولت کبھی بھی موت کی تمنا نہیں کریں گے آخر کار ان کا کردار محفوظ ہے اور ان کے کئے اعمال اللہ تعالی کے علم میں ہیں۔ مر کر ان کو اپنے اعمال کا سامنا کرنا پڑے گا۔ کیونکہ اللہ تعالی ظالموں کے کردار سے خوب واقف ہے۔

مرنے کی تمنا تو درکنار بلکہ دنیا میں ان سے بڑھ کر کوئی زندگی کا عاشق نہیں۔ مشرکین جو قیامت سے منکر، دنیوی زندگی کو سب کچھ سمجھتے ہیں تو یہ لوگ ان سے بھی زیادہ زندگی کے حریص ہیں۔ ہر ایک کی خواہش ہے کہ اسے ہزاروں سال جینے کے لئے ملیں۔ حالانکہ لمبی زندگی ان کو عذاب خداوندی سے نہیں بچا سکتی۔ کیونکہ جتنی زیادہ زندگی ملے آخر کار مر جانا ہے اور محاسبہ کا سامنا کرنا ہے۔ پھر بڑی زندگی ان کو کیسے عذاب سے دور رکھ سکتی ہے؟ اللہ تعالی کے علم سے زندگی کا کوئی حصہ مخفی نہیں وہ ان کے اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے۔

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ان آیات میں ان کو مباہلہ کا چیلنج دیا جا رہا ہے۔ یعنی اگر اپنے خودساختہ عقائد میں تم سچے ہو۔ پھر میدان میں نکل کر موت کی دعا مانگو گویا یہود کے اکابرین کے مزعومہ عقائد اور افکار بیان کر کے قرآن نے ان کی تکذیب کی۔ کہ تمہارے یہ نظریات آسمانی کتاب کا حصہ نہیں یہ تم نے لوگوں کو بدراہ کرنے کے لئے گڑھے ہیں پھر بھی اگر تم صداقت کے دعویدار ہو تو آؤ۔ مباہلہ کریں لیکن یہود اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے کبھی بھی

باہلہ کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔

کن ہے یہ ان یہودیوں کا کردار ہو جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت موجود تھے نانچہ علامہ آلوسیؒ حضرت نافعؒ کی روایت نقل کرتے ہیں ایک دفعہ ایک یہودی سے ہماری بحث ہوئی وہ کہنے لگا تمہاری کتاب کہہ رہی ہے کہ ہم موت کی تمنا نہیں کرتے ہیں حالانکہ میں موت کی خواہش رکھتا ہوں حضرت ابن عمرؓ نے اس کی بات سن کر غصہ ہوئے گھر میں داخل ہو کر تلوار نکالنے لگے یہودی یہ دیکھ کر بھاگ گیا۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا خدا کی قسم اگر یہ مجھے ملتا میں ں کا سر اڑا دیتا۔ یہ کم بخت سمجھ رہا ہے کہ یہ بات ہر یہودی کے بارے میں ہے حالانکہ یہ ان یہودیوں کے بارے میں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو جانتے ہوئے ضد اور عناد کی وجہ سے مخالفت کر رہے تھے۔ مفسرین کی ایک بڑی جماعت اس کو اشخاص کی بجائے یہود کی بیت سے تعبیر بتاتے ہیں۔ یعنی یہود دنیا کی محبت میں گرفتار ہو کر مرنے کے لئے طبعاً تیار نہیں ہوتے۔ ان کی تمام تر محنتیں دنیا کے لئے ہیں۔ اور آخرت کو بھول بیٹھے ہیں۔ اگر ان کو فکر آخرت ہوتی تو حقیقت تسلیم کر کے ایمان لے آتے۔

وت کی تمنا کی شرعی حیثیت:۔

اہر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ یہود سے اگر اخروی انجام کی دعویداری پر موت کی تمنا کا مطالبہ کیا جا رہا ہے یہ تو مسلمان سے بھی مطالبہ کیا جا سکتا ہے کیونکہ مسلمان کا بھی یہ عقیدہ ہے کہ خروی بہتر انجام ان لوگوں کے لئے ہے جو ایمان لائے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر کسی گذشتہ دین پر عمل کرنا موجب نجات نہیں اور نہ اللہ تعالی کے دربار میں اسلام کے علاوہ کوئی ور دین قبول ہوتا ہے حالانکہ مسلمان بھ وت سے ڈرتے ہیں اور لمبی زندگی کے خواہاں تے ہیں۔ اس سوال کا جواب دینے کے لئے ہمیں موت کی تمنا کی جملہ صورتوں کا جائزہ لینا گا تا کہ جواب سمجھنے میں آسانی رہے

Scanned with CamScanner

(۱) کسی پریشانی پر موت کی تمنا:-

کبھی انسان دنیوی مصائب نا قابل برداشت جان کر موت مانگنے لگتا ہے جیسا کہ بعض لوگ حواس کھو بیٹھ کر خودکشی کا ارتکاب کر جاتے ہیں ایسی صورت میں موت کی تمنا شرعاً جائز نہیں یہ درحقیقت قضاء خداوندی سے بغاوت کے مترادف ہے- متفق علیہ روایت ہے حضرت انس فرماتے ہیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی بھی کسی تکلیف کے موقعہ پر مرنے کا سوال نہ کرے البتہ اگر ضرورت پڑے تو یوں مانگے اے اللہ اگر میری زندگی میں خیر ہو تو مجھے زندہ رکھ اور اگر مرنے میں بہتری ہو تو موت دیدے-

(۲) ایمان کی حفاظت کے لئے موت مانگنا:-

دوسری صورت یہ ہے کہ معاشرہ میں رہتے ہوئے اگر ایمان کی حفاظت مشکل ہو، حالات سے مجبور ہو کر گمراہ ہونے کا خطرہ ہو تو پھر ایسے وقت میں موت کی دعا مانگنے میں کوئی حرج نہیں- چنانچہ آپؐ سے منقول دعاؤں میں یہ الفاظ پائے جاتے ہیں- -

﴿واذا اردت بالناس فتنة فاقبض اليك غير مفتون﴾

(۳) اشتیاقاً موت کی تمنا کرنا:-

بسا اوقات موت کی تمنا شوق کی وجہ سے ہوتی ہے- یعنی انسان پر عالم آخرت کے احوال کھل جانے کے شوق کا غلبہ ہوتا ہے- ایسے وقت میں اخروی سعادتمندی کو یقینی جان کر عالم دنیا میں تکلیف کے دائرہ میں پھنس کر رہنا آدمی پر شاق گزرتا ہے- ایسی حالت میں وصال کی گھڑی قریب سے دیکھ کر پھر بھی مقصود سے دور رہنا تکلیف دہ ہوتا ہے- ایسی پریشانی سے نکلنے کا واحد راستہ موت کی تمنا ہے- چنانچہ ذوالنون مصری فرماتے ہیں ایسے وقت میں موت کا شوق رکھنا اونچا مقام اور اعلی درجہ ہے- اس مرتبہ کو پہنچ کر انسان موت کو گلے لگاتا ہے- اس درجہ میں تمنائے موت مستحسن ہے چنانچہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری جملہ ﴿اللھم رفیق

علی﴾ اے اللہ مجھے آپ کی رفاقت اعلی مطلوب ہے- بھی اس قبیلہ سے ہے کہ آپؐ نے خری وقت میں اللہ تعالی کی رفاقت کا سوال کیا-

یہود سے قران جہاں موت کا مطالبہ کرتا ہے وہاں اس سے یہ آخری مرتبہ مراد ہے- کیونکہ ان ؤں نے جب آخرت کی ٹھیکیداری کا دعوی کر کے اللہ تعالی سے خصوصی قربت کے قائل ہوئے ا بھی ان پر آخرت کے شوق کا غلبہ ہونا چاہیئے اخروی نعمتوں سے دور رہنا ان کو گوارا نہ ہونا ہئے اور موت سے نفرت کی بجائے محبت رکھنی چاہئے کیونکہ موت ہی ان کو مصائب سے ٹکارا دیکر نعمتوں تک پہنچاتی ہے- حالانکہ لوگ موت سے دور بھاگتے ہیں اور ہر ایک ہزار سال تک جینے کا خواہشمند ہے- جس سے معلوم ہوتا ہے یہ لوگ اللہ تعالی سے خصوصی روابط کھنے اور آخرت میں قطعی سعادتمندی کے دعوی کرنے میں جھوٹے ہیں- البتہ مسلمان کا موت ے ڈرنا غلبہ خوف کی وجہ سے ہے ورنہ جن حضرات پر شوق کا غلبہ ہو وہ موت سے کبھی نہیں رتے -شہید کی حالت قابل دید ہے جو موت کو سامنے دیکھتے ہوئے پھر بھی میدان میں کودتا ہے- وہ موت کا سودا کر کے جان کی بازی لگاتا ہے-

Scanned with CamScanner

نظام جاسوسی

مفتی ذاکر حسن نعمانی

تجسس کا معنی ہے-**التفتیش من بواطن الامور** چھپی باتوں کا کھوج لگانا (عمدۃ القاری ج۱۰ص۳۰۹)

کسی ملک کو صحیح نظم ونسق پر چلانے اور بیرونی واندرونی خطرات سے محفوظ رکھنے کے لئے نظام جاسوسی بہت ضروری ہے- کیونکہ ہر ملک کو بیرونی اور اندرونی سازشوں کا ہر وقت خطرہ رہتا ہے -یہی وجہ ہے کہ جدید حکومتوں میں کوئی ملک اور حکومت ایسی نہیں جو اپنے ملک کے لئے نظام جاسوسی وضع نہ کرے-اس کے لئے مختلف ایجنسیاں کام کرتی ہیں- زیر نظر سطور میں صحیح اسلامی نظام جاسوسی کا ذکر ہوگا- برسر اقتدار حکومتوں کے اپنے سیاسی اور ذاتی مفادات واغراض پر مبنی نظام جاسوسی کی تائید نہیں-کسی بھی اسلامی حکومت اور ملک کے لئے دو قسم کے نظام جاسوسی ضروری ہیں-

(۱) بیرونی نظام جاسوسی -اپنے ملک کو بیرونی دشمن سے بچاؤ کی خاطر کفار اور اغیار کی ہر قسم کی سرگرمیوں سے حزب اقتدار کو باخبر رہنا انتہائی ناگزیر ہے- تاکہ ملک وقوم اور حکومت ہر قسم کی بیرونی سازشوں سے محفوظ رہے- اس نظام کی جنگ کے زمانہ میں بڑی ضرورت پڑتی ہے- کیونکہ دشمن اگر اچانک حملہ کردے تو بروقت تیار نہ رہنے کی وجہ سے شکست کا خطرہ ہوتا ہے- جنگ احزاب میں حضورؐ نے حذیفہ بن یمانؓ کو دشمن کے لشکر اور ان کے ارادوں کا پتہ چلانے کے لئے بھیجا-سخت سردی اور اندھیری رات تھی - تیر کمان لیکر کفار کی طرف روانہ ہو کر ان کے لشکر میں پہنچ گئے-ابوسفیان حالات سے پریشان ہو کر واپسی کا اعلان کرنے والا تھا لیکن خطرہ تھا کہ کہیں کوئی جاسوس موجود نہ ہو-اس لئے ابوسفیان نے کہا کہ ہر

شخص برابر والے آدمی کو پہچان لے-حضرت حذیفہؓ نے ہوشیاری اور دلیری سے پاس والے آدمی پر ہاتھ رکھ کر پوچھا تم کون ہو-اس نے کہا تعجب ہے تم مجھے نہیں جانتے کہ میں فلاں ابن فلاں ہوں اس طرح حضرت حذیفہؓ بچ گئے-ابوسفیان نے اطمینان کے بعد مجمع میں واپسی کا اعلان کر دیا-حضورؐ کے پاس جب یہ خبر لیکر پہنچے تو حضورؐ خوش ہو کر ہنسنے لگے اور اپنے قدموں میں جگہ دی-

کفار مکہ نے جنگ احد کی تیاری کی-تین ہزار آدمیوں پر مشتمل ایک لشکر تیار کیا-حضرت عباس بن عبدالمطلب جو اس وقت مکہ مکرمہ میں مقیم تھے انہوں نے فوراً ایک تیز رو قاصد کو خط دیکر مکہ سے روانہ کیا کہ تین دن کے اندر اندر مدینہ منورہ پہنچ کر حضورؐ کو اطلاع دو-چنانچہ وہ سوار حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ خط دے دیا-(سیرۃ مصطفیٰ) اسی طرح حضورؐ نے دو انصاری صحابہ حضرت انسؓ اور حضرت مونسؓ کو کفار قریش کے لشکر کا حال معلوم کرنے کے لئے بھیجا انہوں نے واپسی پر اطلاع دی کہ لشکر قریب ہے-حضرت حبابؓ بن منذر کو بھیجا کہ معلوم کرو کہ لشکر کی تعداد کتنی ہے-انہوں نے جا کر ٹھیک ٹھیک اندازہ لگا کر اطلاع دی کہ تین ہزار کا لشکر ہے-

(۲) اندرونی نظام جاسوسی :-امام بخاریؒ نے کتاب الجہاد میں باب الجاسوس کے عنوان سے باب قائم کیا ہے-حضرت علیؓ فرماتے ہیں-رسول اللہؐ نے مجھے، ابومرشد اور زبیر تینوں سے فرمایا کہ جاؤ روضہ خاخ پہنچو-وہاں مشرکین کی ایک عورت ملے گی جس کے پاس مشرکین کے نام حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کا خط ہے-وہ لیکر آؤ-حضرت علیؓ فرماتے ہیں ہم نے عورت کو روضہ خاخ میں پایا اور کہا کہ خط نکالو-عورت نے انکار کیا ہم نے تلاشی لی خط نہ ملا- پھر ہم نے عورت سے کہا خط نکالو ورنہ ہم تم کو ننگا کر دیں گے-اس طرح اس عورت نے اپنے ازار سے وہ خط نکالا-(بخاری ج۱ص۴۲۲)

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ ملک کے اندر جاسوسی جائز ہے- حاطب بن ابی بلتعہ مسلمان بدری

Scanned with CamScanner

صحابی تھے-ان سے ایک غلطی ہوگئی-نیت اس کی صحیح تھی-حضورؐ نے اس کے خفیہ خط کو آشکارا کر دیا جس کی وجہ سے مؤمنین خیانت سے محفوظ ہو گئے-اور بیرونی خطرات سے بھی مامون ہو گئے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی طرف سے ایسی جاسوسی جائز ہے مولانا زکریاؒ فرماتے ہیں-

(ویحتمل التجسس من جهة المسلمين كما قال به بعض الشراح فهو مشروع لارساله صلى الله عليه وسلم علياً وٗ غيره لتجسس الظعينة او الكتاب)— مسلمانوں کی طرف سے جاسوسی جائز ہے اس لئے حضورؐ نے حضرت علیؓ اور دیگر صحابہ کرام کو عورت یا اس خط کی تفتیش کے لئے بھیجا (لامع الدراری ج ۲ ص ۴۹۵)

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ ملک کے اندر بھی جاسوس کا تقرر جائز ہے-اس لئے کہ حضورؐ کے راز کا افشاء نہیں ہوا-امام الماوردی الاحکام السلطانیہ میں فرماتے ہیں-محظورات (ناجائز امور) جب تک ظاہر نہ ہوں محتسب ان کا تجسس اور پردہ دری نہ کرے-حضورؐ کا ارشاد ہے جس شخص سے کوئی بدفعلی سرزد ہو وہ اللہ کے پردے سے پوشیدہ رکھے کیونکہ جو شخص ایسے کرتوت ظاہر کرتا ہے تو انتقامی حد اس کے لئے موجود ہے اور اگر آثار اور علامات سے کسی کا چپکے چپکے بدافعالی کی تیاری معلوم ہو-تو اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ اس سے ایسی حرمت ضائع ہونے کا خطرہ ہو کہ اس کی تلافی نہ ہو سکے مثلاً ایک سچے اور معتبر شخص کی زبانی معلوم ہو کہ ایک آدمی خلوت میں عورت کے ساتھ زنا کرنا چاہتا ہے یا کسی کو قتل کرنا چاہتا ہے تو پھر محتسب کو تجسس، تفتیش اور تحقیق کرنا جائز ہے تا کہ ناقابل تلافی جرم اور ناموس دری نہ ہونے پائے-مغیرہ بن شعبہؓ کے بارے میں لوگوں کا بیان ہے کہ اس کے پاس ام جمیل نامی ایک عورت آیا کرتی ہے اس کی اطلاع ابوبکرہ بن مسروح سہل بن معبد نافع ابن حارث اور زیاد بن عبید کو ہوئی وہ گھات میں لگے رہے ایک روز جب وہ مغیرہ کے پاس آئی تو یہ حضرات ایک دم اندر گھس گئے اور پھر انہوں نے حضرت عمرؓ کے سامنے جو شہادت پیش کی وہ مشہور ہے حضرت عمرؓ نے ان لوگوں کے ایسا کرنے

ناخوشی کا اظہار نہیں کیا-البتہ شہادت مکمل نہ ہونے کی وجہ سے حد قذف جاری رکھی-دوسری قسم وہ ہے جو اس درجہ کی نہ ہو اس میں تجسس اور پردہ کھولنا جائز نہیں-ایک مرتبہ حضرت عمرؓ ایک مجلس میں داخل ہوئے لوگوں کو دیکھا شراب نوشی کر رہے ہیں اور جھونپڑیوں میں آگ روشن کر رکھی ہے آپؓ نے فرمایا تم کو شراب نوشی سے روکا تھا-تم باز نہ آئے-اور جھونپڑیوں میں آگ روشن کرنے کی ممانعت تھی-انہوں نے کہا اے امیر المؤمنین اللہ تعالیٰ نے آپ کو تجسس سے روکا ہے-آپ تجسس کرتے ہیں-بلا اجازت مکان میں داخل ہونے کی ممانعت کی ہے اور آپ بلا اجازت داخل ہوئے آپؓ نے فرمایا اچھا وہ دونوں قصور ان دونوں کے عوض سمجھو اور واپس ہو گئے-اگر کسی کے مکان سے کسی جماعت کی نامناسب آوازیں اور شور سننے میں آئے تو ان کو باہر سے منع کر دے اندر داخل نہ ہو-کیونکہ امر منکر ظاہر ہے اس کے علاوہ اندرونی حالت سے تعرض کرنا اس کے ذمہ نہیں (ص ۲۵۲) الماوردیؒ کی اس باضابطہ بحث سے ضابطہ معلوم کرنا مشکل نہیں-یعنی نظام تفتیش اور جاسوسی ضروری ہے-لیکن ایسے جرائم اور بدافعالیوں کے لئے جس کے اثرات ظاہر اور ناقابل تلافی اور متعدی ہوں-ایسے لوگوں کے پیچھے لگنا، تجسس کرنا، بلا اجازت گھر میں داخل ہونا جائز ہے-اور اگر جرائم اور بدافعالیاں چھپی، غیر متعدی اور قابل تلافی ہیں تو ان کی جستجو اور درون خانہ تلاشی اور بلا اجازت گھروں میں داخل ہونا جائز نہیں-البتہ حتی الوسع نہی المنکر ضروری ہے تا کہ لوگ گناہوں کے ارتکاب سے رک سکیں-

قرآن مجید سے استدلال -ملک کے اندر صحیح نظام جاسوسی مندرجہ ذیل آیات سے معلوم ہوتی ہے-ارشاد باری ہے-**وقالت لاخته قصيه فبصرت به عن جنب وهم لا يشعرون** — انہوں نے موسیٰ کی بہن سے کہا کہ ذرا موسیٰ کا سراغ تو لگا-سو انہوں نے موسیٰ کو دور سے دیکھا اور ان لوگوں کو خبر نہ تھی (القصص)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ضرورت اور مصلحت شرعی کے تحت سراغ رسانی اور جاسوسی جائز ہے

-مثلاً کوئی مشتبہ شخص طالب علم کے ساتھ ٹیلی فون پر بات کر رہا ہے تو مہتمم طالب علم کی صحیح تعلیم و تربیت کی خاطر دونوں کی گفتگو کو خفیہ طریقے سے سن سکتا ہے- اسی طرح سیاسی لیڈروں میں بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی دشمن ممالک کے ساتھ ساز باز ہوتی ہے- اس لئے گورنمنٹ مکمل اور صحیح نظم و نسق کو برقرار رکھنے کے لئے ان کی ٹیلی فونک گفتگو کو خفیہ طور پر ٹیپ کر سکتی ہے تا کہ ملک بدخواہ لیڈروں کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رہے- ارشاد باری ہے **(ام یحسبون انا لا نسمع سرھم ونجواھم بلی ورسلنا لدیھم یکتبون)**- ہاں کیا ان لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ہم ان کی چپکی چپکی باتوں کو اور ان کے مشوروں کو نہیں سنتے ہم ضرور سنتے ہیں اور ہمارے فرشتے ان کے پاس ہیں- وہ بھی لکھتے ہیں (الزخرف)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ملکی نظام کو درست رکھنے کے لئے سراغ رسان ایجنسیاں بنائی جا سکتی ہیں- لیکن یہ ایجنسیاں گورنمنٹ کو صحیح اور معتبر رپورٹ پیش کریں گے- غلط رپورٹ پیش کی تو گناہگار رہوں گی-

علامہ شبلی نعمانی الفاروق میں لکھتے ہیں- **﴿وکانت تکون لعمر العیون فی کل جیش﴾**..

حضرت عمرؓ نے ہر فوج میں جاسوس مقرر کئے تھے- فرماتے ہیں کہ طبری ایک اور موقع پر لکھتے ہیں- **وکان عمر لا یخفی علیه شی من عمله** -حضرت عمرؓ سے اس کا کوئی کام مخفی نہیں ہوتا تھا- لکھتے ہیں ایران کی فتوحات میں عمرو معدی کرب نے ایک دفعہ اپنے افسر کی شان میں گستاخانہ کلمہ کہہ دیا تھا- حضرت عمرؓ کو خبر ہوئی اور اسی وقت انہوں نے معدی کرب کو تحریر کے ذریعے سے ایسی چشم نمائی کی کہ پھر ان کو بھی ایسی جرات نہیں ہوئی- (حصہ دوم صفحہ ۲۶۳)

جاسوسی کا طریقہ - جہاں جاسوسی جائز ہو وہاں ملک و قوم کے مفاد کے لئے ضروری نہیں کہ صرف مقرر کردہ شخص یا ایجنسی رپورٹ پیش کرے گی بلکہ مقرر کردہ اشخاص کے

لاوہ کوئی شخص بھی اطلاع دے کر گورنمنٹ کو خبردار کر سکتا ہے- حضرت عباس بن عبدالمطلب نے خود اپنی طرف سے کفار مکہ کے عزائم کی اطلاع جنگ احد کے موقع پر دی- اور بعض کو حضورؐ نے خود اس کام پر مامور کیا- جیسے حضرت علیؓ اور دیگر صحابہ کرام کو بھیجا- اس طرح حضرت حذیفہؓ کو بھیجا- ابن حجر العسقلانی فرماتے ہیں- **(فاذا اطلع علیه بعض المسلمین لا یکتم ہرہ بل یدفعه الی الامام لیری فیه رأیه)** جب کسی مسلمان کو ایسی ناگوار بات کا پتہ ل جائے تو بات نہ چھپائے بلکہ بات امام وقت تک پہنچا دے تا کہ اس معاملہ میں امام کی رائے معلوم کی جائے- (فتح الباری ج ۶ ص ۱۰۰)

س لئے ہر وہ مسلمان جو کفار کے ممالک میں رہ رہے ہیں ان کو چاہیئے کہ اپنے ملک کی گورنمنٹ کو کفار کی خطرناک چالوں اور عزائم سے وقتاً فوقتاً آگاہ کرتے رہیں- کفار مسلمانوں سے مختلف ریقوں سے راز اگلواتے ہیں- اس کے لئے وہ عورت، شراب، پیسہ اور دیگر مراعات سے کام لیتے ہیں- آج کا مادہ پرست انسان ان اشیاء کے نشہ میں بدمست ہو کر سب کچھ اگل دیتا ہے سلمان کو چاہیئے کہ صرف اللہ کی رضا کے لئے ملک و قوم اور مسلمانوں کے مفاد کے لئے ہر قسم کی زبانی سے دریغ نہ کرے-

یغلی اور جاسوسی میں فرق -چغلی کی ممانعت اور اس پر سخت وعید کسی سے مخفی ہیں- مقررہ جاسوس یا کوئی اور شخص حاکم وقت کو کوئی اطلاع دے تو اس میں ملک و قوم اور ملت سلامیہ کا فائدہ ہوتا ہے تا کہ سب لوگ ہر قسم کے ضرر سے محفوظ رہیں- کسی کے ساتھ ذاتی دشمنی حسد وغیرہ نہیں ہوتا جبکہ چغلی میں ذاتی عداوت، حسد اور کینہ جیسے غلط جذبات کارفرما ہوتے ہیں- جس کی وجہ سے مزید فساد اور دشمنی پیدا ہوتی ہے- چغل خوری میں نہ کوئی شرعی مصلحت ہوتی ہے نہ ضرورت بلکہ صرف اپنے اندرونی غلط اور گندے جذبات کی ناجائز طریقے سے تسکین ہوتی ہے-

دار الافتاء

مفتی غلام الرحمٰن

بیٹے کی فروخت کی ہوئی زمین پر باپ کا شفعہ

سوال اگر والد نے زندگی میں ہوش وحواس بحال رکھتے ہوئے کسی ایک بیٹے کو اپنی جائیداد میں سے ایک قطعہ اراضی ھبہ کر کے باقاعدہ حوالہ کیا اور بیٹا مدتوں تک اس سے مالکانہ استفادہ کرتا رہا، ابھی بیٹے نے یہی موہوبہ زمین کسی ضرورت کے پیش نظر فروخت کی، باپ اس فروخت کی ہوئی زمین میں شفعہ کرسکتا ہے یا نہیں؟ جبکہ باپ اس زمین کے حقوق میں شریک ہے

(بینوافتوجروا)

عبدالحنان باجوڑ ایجنسی

الجواب و باالله التوفيق

باپ کا اپنی جائیداد میں مالکانہ تصرفات کرتے ہوئے جب بیٹے کو خاص قطعہ اراضی ھبہ کر کے باقاعدہ حوالہ کیا تو یہ موجب ملک ہے، اس کے موہوبہ قطعہ اراضی پر بیٹے کو مالکانہ تصرفات کرنے کا حق حاصل ہے ہباپ بیٹے کے املاک ایک دوسرے سے متباین ہیں اور ہر ایک کی ملکیت کا دائرہ ایک دوسرے سے مختلف ہے اس لئے شفعہ کے سبب کی موجودگی پر باپ بیٹے کی فروخت اور بیٹا باپ کی فروخت پر شفعہ کرسکتا ہے گویا ابوت وبنوت کا رشتہ شفعہ کے حق کو بروئے کار لانے کے لئے رکاوٹ نہیں۔

(ونظيره مافی شرح المجله لسليم رستم باز البنانی

ـرى الاب لـطفله دارا والأب شفيعها كان للاب أن يأخذها بالشفعة لانه
لواشتـرى مال ولده الصغير لنفسه جاز واذا أراد أن يأخذويطلب يقول
اشتريت واخذت بالشفعة فتصير الدلالة ولا يحتاج الى القضاء)

(تحت المادہ/۱،۳۵)

زجمہ: باپ نے نابالغ بیٹے کے لئے گھر خریدا اور باپ ہی اس کا شفیع ہو، تو باپ یہ گھر شفعہ لے سکتا ہے کیونکہ باپ بیٹے کی جائیداد اپنے لئے خرید سکتا ہے جب باپ نے اس گھر کو شفعہ لینے کا ارادہ کیا اور اس کا طلب کیا تو کہے گا کہ میں نے یہ گھر (بیٹے کے لئے) خریدا اور پھر شفعہ پر خود لیا یہ گھر باپ کا ہو جائیگا اسمیں قاضی کا فیصلہ ضروری نہیں۔

ال حرام سے جان چھڑانے کا نسخہ:

وال ہماری کمپنی کی گاڑی لیزنگ کمپنی کے قانونی تقاضوں کی تکمیل کے لئے بیمہ پر ہے اکسیڈنٹ ہونے کی صورت میں بیمہ پالیسی سے جو رقم ہمیں ملتی ہیں اس کا کیا حکم ہے؟ کیا ہمارے لئے اس رقم کا لینا جائز ہے یا نہیں؟ میرے کاروباری شرکاء اگر اس رقم کو لینے کی خواہش رکھتے ہیں تو میری ذمہ داری کیا ہے؟

(بينوافتوجروا)

عبدالرحمٰن سیڈان فارماحیات آباد

لجواب وباالله التوفيق

اس میں کوئی شک نہیں کہ بیمہ پالیسی سود اور قمار (جوا) دونوں کا مجموعہ ہے اس میں ُرکت حرام کمائی کے لئے جولی پھیلانے کے مترادف ہے متعلقہ کمپنی کی بیمہ پالیسی چونکہ آپ

Scanned with CamScanner

حضرات ہی کے لئے ہے، اس لئے اگر ایک طرف لیزنگ کمپنی والوں کو گاڑی کی قیمت کی قسطوں کو اس سے تحفظ ملتا ہے تو دوسری طرف خود آپ کی گاڑی کی ضمانت کی متعارف صورت ہے جسمیں آپ کے کردار کا بھی دخل پایا جاتا ہے کیونکہ آپ گاڑی کی اقساط میں باقاعدہ بیمہ کی رقم بھی ادا کرتے ہیں اس لئے آپ کے لئے بیمہ کی رقم لینے سے اجتناب لازم ہے تاہم آپ نے جو رقم اقساط کی شکل میں بیمہ کمپنی کو دی ہے آپ بیمہ سے اپنی اصل رقم لے سکتے ہیں بقیہ رقم مال حرام کے حکم سے جان چھڑانے کے لئے ثواب کی نیت کئے بغیر صدقہ کرنے کی راہ متعین ہے۔

کاروباری شرکاء اگر آپ سے متفق ہوں تو آپ حضرات تمام رقم بلانیت ثواب صدقہ کریں لیکن اگر دوسرے شرکاء اس کے لئے تیار نہ ہوں تو پھر آپ اپنے حصہ کے مکلّف ہیں اس لے آپ کو جتنا حصہ ملے اس کو ثواب کی نیت کے بغیر صدقہ کریں۔ واللہ اعلم

بیٹے کی مالداری سے باپ غنی نہیں بنتا

سوال۔ اگر بیٹا مالدار ہو لیکن اسکا والد صاحب مالدار نہ ہو کیا ایسی صورت میں مالدار شخص کے والد کو زکوۃ کی رقم دی جاسکتی ہے یا نہیں؟

(بینوافتوجروا)

رحمت خان آفریدی

الجواب وباالله التوفيق

مکلّف شخص کی ملکیت کے اثرات اس کی ذات تک محدود ہوتے ہیں اس لئے باپ کی مالداری سے یہ لازم نہیں کہ اس کا بیٹا بھی مالدار سمجھا جائے، یا بیٹے کی مالداری سے باپ کو وہی حکم دیا جائے، بنابریں وجہ مالدار شخص کے غریب بیٹے یا بیٹی کو زکوۃ دی جاسکتی ہے، ایسا ہی مالدار شخص

ے غریب باپ یا غریب بیوی کو زکوۃ دینا جائز ہے تاہم نابالغ اولاد چونکہ خود کسی حیثیت کے لک نہیں اس لیئے مالدار شخص کے نابالغ اولاد کو زکوۃ نہیں دی جاسکتی۔ (کمافی الھندیہ)

لایجوز دفعها الى ولدالغنى الصغير ولوكان كبيرا فقيرا جاز ويدفع الى مرأة غنى اذا كانت فقيرة وكذا الى البنت الكبيرة اذا كان أبوها غنيالان در النـفـقه لا يغنيها وبغنى الاب والزوج لا تعدغنية – ويجوز صرفها ى الأب المعسر وان كان اينه موسرا (ج ۱/ ۱۸۹)

زجمہ۔ اور زکوۃ مالدار شخص کے نابالغ بچے کو نہیں دی جاسکتی البتہ اگر بڑا ہوا اور فقیر ہو تو جائز ہے الدار شخص کی غریب بیوی کو زکوۃ دی جاسکتی ہے ایسا غریب بڑی بیٹی کو بھی کیونکہ اخراجات کے اندازہ پر بوجھ برداشت کرنے سے یہ مالدار نہیں بنتی جبکہ باپ اور خاوند کی مالداری کی وجہ سے ٹی اور بیوی مالدار نہیں بنتی ایسا ہی بیٹا، اگرچہ مالدار ہو لیکن اس کے غریب باپ کو زکوۃ دینا جائز ہے

واللہ اعلم

Scanned with CamScanner

حقوق نسواں اور اسلام

عندلیب سبک

اسلام میں عورت کو صحیح کام کرنے کی اجازت ہے جو کسی مرد کو ہے اور ہر وہ کام کرنے کی ممانعت کی گئی ہے جو کسی مرد کو کی گئی ہے۔ اسلام میں عورت ایک وکیل ہے ایک تاجر ہے (حضرت خدیجہؓ) ایک نرس اور ڈاکٹر ہے۔ غزوات میں خواتین اور ازواج مطہرات خود زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔ اسلام میں عورت ایک استاد ہے۔ حضرت عائشہؓ سے صحابہؓ نے سات ہزار بلکہ اس سے بھی زیادہ احادیث نقل کیں۔ عورت ایک حکمران ہے (ملکہ سبا) جو حضرت سلیمانؑ کی تعلیمات کی وجہ سے مسلمان ہوئیں (سورہ نمل)

(اور میں ہوئی ساتھ سلیمان کے اللہ کے آگے جو رب ہے سارے جہان کا)

ایک مجاہدہ ہے یعنی کہ فوجی (حضرت خولہؓ) ایک بہادر اور جرات مند خاتون ہے۔ (حضرت حفصہؓ)

اسلام نے مرد اور عورت دونوں کو یکساں اور برابر کے حقوق دیئے ہیں۔ جس طرح عورت ہر صحیح کام کر سکتی ہے اور برائی سے اسے بچنے کی ممانعت ہے اسی طرح مرد کو بھی ہے۔

(سورہ نوز)

(بدکاری کرنے والی عورت اور مرد سب کو مارو ہر ایک کو دونوں میں سے سو سو درے)

(سورہ نور)

(بدکار مرد نہیں نکاح کرتا مگر عورت بدکار یا شرک والی ہے اور بدکار عورت سے نکاح نہیں کرتا مگر بدکار مرد یا مشرک)

سورہ نور میں ہی پردہ کے بارے میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے

آیت نمبر 29 سے 31

کہہ دے ایمان والوں کو نیچی رکھیں ذرا اپنی آنکھیں اور تھامتے رہیں اپنے ستر کو۔ اس میں خوب ستھرائی ہے۔ ان کے لئے بیشک اللہ کو خبر ہے جو کچھ کرتی ہیں اور کہہ دے ایمان والیوں کو نیچی رکھیں ذرا اپنی آنکھیں اور تھامتی رہیں اپنے ستر کو اور نہ دکھلائیں اپنا سنگھار بجز جو کھلی چیز ہے اس میں سے۔ اور ڈال لیں اپنی اوڑھنی اپنے گریبان پر کھیے۔

ان آیات کی روشنی میں اگر دیکھا جائے تو سب سے پہلے مردوں کو اپنی نظریں نیچی رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے اور اپنے ستر کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے۔ اس کے بعد عورتوں کو بھی وہی ہدایات دی گئی ہیں۔

مگر افسوس کا مقام یہ ہے کہ ہمارے ہاں پردے داری شرم وحیاء اور عزت وغیرت کا سارا نور عورتوں پر ہی دیا جاتا ہے۔ ہمارے علماء (معذرت کے ساتھ) نے آج تک کبھی اس مسئلے کو نہیں اٹھایا کہ عورت کو تو اپنی عزت کی حفاظت کرنی چاہیئے مگر مردوں کو بھی ان باتوں کا حکم ہے جہاں تک پردے کا تعلق ہے عورتوں کی طرح مردوں کو بھی مکمل لباس کا حکم دیا گیا ہے۔ مگر مرد وعورت کی پہچان اور عورت کی مزید عزت افزائی کے لئے انہیں مکمل لباس کے ساتھ ساتھ ایک چادر بھی سر پر اوڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

مکمل لباس اور سر پر اوڑھنی پہن کر عورت کہیں بھی نوکری ملازمت کر سکتی ہے۔ اگر وہ ان تمام باتوں کی پاسداری کر دیتی ہے جس کا حکم قرآن نے دیا ہے اور ان تمام باتوں سے بچنے کی کوشش کر رہی ہے۔ جس سے قرآن نے منع فرمایا تو وہ معاشرے کی ہر برائی سے مبرا ہو گئی۔

اب اس کے بعد معاشرے کی خرابی کی ذمہ داری مرد پر عائد ہوتی ہے کہ آیا مرد ان تمام باتوں کی پاسداری کر رہا ہے جس کا اسے پابند کیا گیا ہے۔ جہاں تک عبادات کا تعلق ہے اس میں مرد اور عورت برابر کے شریک ہیں۔

سورہ الاحزاب کی آیات نمبر 34 سے 36 تک

مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان دار مرد اور ایماندار عورتیں اور بندگی کرنے والے مرد اور بندگی کرنے والی عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور محنت جھیلنے والے مرد اور محنت جھیلنے والی عورتیں۔ (۹) اور دبے رہنے والے مرد اور دبی رہنے والی عورتیں (۱) اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں اور حفاظت کرنے والے مرد اپنی شہوت کی جگہ کو اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور یاد کرنے والے مرد اللہ کو بہت سا اور یاد کرنے والی عورتیں رکھی ہیں اللہ نے ان کے واسطے معافی اور ثواب بڑا ف۲ ۔ اور کام نہیں کسی ایماندار مرد کا اور نہ ایماندار عورت کا جب کہ مقرر کردے اللہ اور اس کا رسول کوئی کام کہ ان کو رہے اختیار اپنے کام کا اور جس نے نافرمانی کی اللہ کی اور اسکے رسول کی سو وہ راہ بھولا صریح چوک کر ف۳

ان آیات میں کہاں صرف و مرد کا ذکر کیا گیا ہے۔

بنگلہ دیش کی ایک احمق خاتون ڈاکٹر تسلیمہ نسرین نے اسلام پر یہ اعتراض کیا ہے کہ اسلام میں اگر مرد کو چار شادیاں کرنے کی اجازت ہے تو عورت کو بھی ملنی چاہیئے تو ان کی اطلاع کے لئے صرف اتنا عرض ہے کہ اگر مرد میں ﴿تخلیق انسان﴾ کے سارے مراحل سے گزرنے کی صلاحیت ہوتی تو پھر مردوں کو چار شادیوں کی اجازت کی بجائے عورت کو چار شادیاں کرنے کی اجازت ہوتی کیونکہ اگر مرد میں اتنی صلاحیت ہوتی کہ وہ ایک نطفے کو اپنے جسم میں پرورش دے کر ایک مکمل انسان بنا سکتا تو وہ لازمی طور پر اس امانت کا امانت دار ہوتا جبکہ چونکہ قدرت نے عورت کو امانت دار بنایا ہے تو زیادہ شادیوں کا مطلب امانت میں خیانت کیونکہ اگر ایک عورت چار شادیاں کرلے تو ایک بچے کے چار باپ اسے اپنا بیٹا یا بیٹی ثابت کرنے پر تل جاتے اور ظلم کا شکار صرف اور صرف بچہ ہوتا جو چار باتوں کے درمیان پس جاتا۔

کچھ لوگوں کو بیٹے کو دو حصے اور بیٹی کو ایک حصہ ملنے پر بھی اعتراض ہے مگر اللہ کے انصاف پر

یہاں بھی کوئی انگلی نہیں اٹھا سکتا۔ کیونکہ اگر بیٹے (مرد) کو دو حصے ملتے ہیں تو اسے آگے ان میں سے کافی کچھ تقسیم بھی کرنا پڑتا ہے۔ عام طور پر مرد ہی خاندان کا کفیل ہوتا ہے۔ اس لئے اسے دو حصے دیے گئے ہیں۔ دوسرے عورت کو آگے جا کر شوہر سے بھی ایک حصہ حق مہر کی صورت میں مل جاتا ہے۔ نکاح کے موقع پر شوہر کو بیوی کو حق مہر دینا پڑتا ہے جبکہ بیوی اس شرط سے مستثنی ہے۔ اسی بناء پر مرد کو باپ کی وراثت میں دو حصے اور عورت کو ایک حصہ دینے کی ہدایت ہے اس کے علاوہ عورت کو شوہر کے ترکے میں بھی حصہ دار ٹھہرایا گیا ہے۔

غرض اسلام نے عورت کو سب کچھ دیا ہے جو کسی بھی مرد کو دیا مگر اسلام نے مرد و عورت خاص کر عورت کو ایک چیز ہرگز ہرگز نہیں دی اور وہ ہے فحاشی و عریانی اور بے پردگی جسے اپنا کر ایک عورت ایک انسان، ایک ماں، ایک بیٹی ایک بہن ایک محترم ہستی کی بجائے صرف اور صرف ایک ایسی چیز بن جاتی ہے جسے راستے میں ٹھہرا ہوا پتھر سمجھ کر ہر کوئی ٹھوکر تو مار سکتا ہے مگر جیب میں نہیں رکھ سکتا یعنی اس کی اس کے مختلف اعضاء کی تعریفیں تو کر سکتا ہے مگر ایک انسان سمجھ کر وہ عزت نہیں دے سکتا جس کی بحثیت ایک انسان کے وہ حقدار تھی۔

اگر عورت کو آگے آنا ہے اور ترقی کرتی ہے تو اس سے اسلام نے تو اسے نہیں روکا، وہ ڈاکٹر، انجینئر، وکیل، نرس، پائلٹ سب کچھ بن سکتی ہے بہ شرطیکہ وہ اپنے دماغ سے کام لے کر ترقی کی منزلیں طے کرلے، اپنے جسم سے کام لے کر ترقی کرنا ترقی نہیں بلکہ تنزلی ہے آج کی اکثر خواتین زیادہ سے زیادہ جسم کی نمائش کو آزادی کا نام اور ترقی کا زینہ سمجھتی ہیں اور ان نظریات میں بعض مرد حضرات بھی ان کے ساتھ پیش پیش ہیں کیونکہ انہیں ان نظریات میں پانی مرضی کا سامان جو مہیا ہو رہا ہے، بجائے اس کے کہ عورت ترقی کرے اس سوچ اور ان نظریات نے اسے آج سے ہزاروں سال پہلے غاروں میں بسنے والی وہ عورت بنا دیا ہے جس کا دماغ صرف اور صرف دنیاوی ضروریات کو سمجھنے کے لئے کافی تھا اور بس نیز اس کا جسم بھی لباس سے بے نیاز تھا۔

Scanned with CamScanner

مختصر حالات زندگی شیخ الحدیث حضرت مولانا علی اکبر جانؒ

حافظ فیض الحسن

حضرت مولانا الحاج ابوالحسن علی اکبر جان قدس اللہ سرہ کی حیات طیبہ کے بعض اہم اور تاریخی واقعات خود ان کی زبانی درج ذیل ہیں جس کو مولانا محمد حسن جان مدنی نے قلمبند کئے ہیں۔

پیدائش :- صفر المظفر کے آخری چہار شنبہ سنہ ۱۳۳۰ھ مطابق اپریل ۱۹۱۲ء پڑانگ ضلع چارسدہ میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم :- گورنمنٹ سکول پڑانگ سے ۱۹۲۴ء میں پرائمری تک تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد اپنے گاؤں میں اپنے بڑے بھائی حضرت مولانا رحمٰن الدین نقشبندی سے چار سال تک مختلف دینی علوم وفنون پڑھتے رہے۔

دینی تعلیم کی تکمیل :- حصول علم کے ذوق میں سنہ ۱۹۲۸ء کے اواخر میں حضرت مولانا مفتاح الدین صاحب قدس سرہ سے استفادہ کی خاطر سوات چلے گئے۔ وہاں موضع قلعہ گئی میں مولانا موصوف سے شرح جامی وغیرہ تا ہدایہ اخیرین کتب پڑھ کر واپس گھر آ گئے۔ علم منطق اور حکمت کی اکثر کتب حضرت مولانا صاحب حق صاحب مضٰی الدین مرحوم رجڑ اور مولانا محمد شاہ ننگرھاری سے اور علم نحو کی بعض کتب مولانا صاحب حق صاحب عبدالحق مرحوم پڑانگ سے پڑھیں۔ اپنے بڑے بھائی سے تا دورہ حدیث شریف اکثر کتابیں پڑھیں۔

سن ۱۹۳۳ء میں حضرت مولانا سید علی جان صاحب مرحوم کی صاحبزادی سے موضع سور خٹکی۔ چارسدہ میں عقد نکاح ہوا۔ شادی کے بعد سنہ ۳۵-۱۹۳۴ء کے دوران موضع حکمت آباد سرڈھیری۔ چارسدہ میں حضرت مولانا عبدالرزاق صاحب شاہ منصوری قدس سرہ

سے معقولات کی بعض کتابیں پڑھتے رہے۔ سنہ ۱۹۳۷ء میں معقولات اور خصوصاً علم ریاضی کے فنون مکرر پڑھنے کے لئے سوات علاقہ چکیسر کا سفر کیا۔ وہاں موضع خانخیل میں مقیم ہو کر اس زمانے کے معروف عالم حضرت مولانا عبدالقدیر صاحب مرحوم سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ فراغت کے بعد وہاں چکیسر کے اکابرین علماء کرام اور معززین علاقہ کے ایک بڑے اجتماع میں دستار بندی کی تقریب منعقد ہوئی۔ پھر وطن واپس آنے پر اپنے علاقہ کے اکابرین اور مشائخ کرام کے مبارک ہاتھوں سے ۱۹۳۷ء میں دوبارہ دستار بندی ہوئی۔ اور اسی سال برائے سیر وسیاحت چند ہفتوں کے لئے بمبئی (بھارت) کا سفر بھی پیش آیا۔

درس و تدریس :- سنہ ۱۹۳۷ء سے دارالعلوم عربیہ رجڑ (ضلع چارسدہ) میں اپنے شیخ حضرت مولانا صاحب حق صاحب مضٰی الدین مرحوم کی زیر سرپرستی تدریس کی ابتداء کی۔ اور سنہ ۱۹۴۵ء تک مختلف علوم وفنون پڑھائے۔ حضرت صاحب، صاحب حق مرحوم کی وفات کے بعد ۱۹۴۵ء سے ۱۹۵۳ء تک دارالعلوم نعمانیہ اتمانزئی میں صدر مدرس کی حیثیت سے عقائد، فلسفہ، فنون ریاضی اور معقولات وغیرہ کی تدریس کی۔ ۱۹۵۳ء سے لیکر ۱۹۶۳ء مطابق ۱۳۸۳ھ تک دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ میں مختلف علوم وفنون پڑھاتے رہے۔ سنہ ۱۹۷۶ء مطابق شوال ۱۳۹۶ھ میں مدرسہ فیض الاسلام پار ہوتی مردان میں شیخ الحدیث کے عہدہ پر فائز ہو کر دورہ حدیث شریف پڑھانا شروع کیا۔ تیرہ سال مسلسل دورہ حدیث پڑھا کر اکتوبر ۱۹۷۶ء مطابق شوال ۱۳۹۶ھ میں مدرسہ فیض الاسلام مردان سے استعفٰی دیکر جامع مسجد شوگر ملز چارسدہ میں درس دینا شروع کیا۔ شوال ۱۳۹۹ھ میں دوبارہ دارالعلوم عربیہ رجڑ میں بحیثیت صدر مدرس مقرر ہو گئے۔ کچھ عرصہ تک رجڑ میں تدریس حدیث، فقہ وتفسیر کی خدمت انجام دی۔ جامع مسجد شوگر ملز چارسدہ میں مدرسہ فیض الاسلام بننے کے بعد دوبارہ شیخ الحدیث کی حیثیت سے چند سال دورہ حدیث پڑھایا۔ غالباً ۱۴۱۹ھ میں عارضہ پیشاب کی بناء پر آپریشن کے عمل سے گزرنا

Scanned with CamScanner

پڑا-اس کے بعد مختلف عوارض اور بیماریوں سے واسطہ پڑا جس کی وجہ سے درس حدیث کو چھوڑنا پڑا- پھر وفات تک صاحب فراش رہے- آخری وفات تک ہوش وعقل اور حافظہ اور دقیق مسائل فقہیہ، حدیثیہ کا استحضار محیر العقول رہا-

چند مشہور تلامذہ :- کافی طلباء نے حضرت مولانا (مرحوم) سے دورہ حدیث پڑھ کر سند فراغت حاصل کر چکے ہیں- اور مختلف دینی منصبوں پر فائز ہو کر دینی امور انجام دے رہے ہیں- والدم بزرگوار کے بعض تلامذہ مندرجہ ذیل بھی ہیں-

(۱) حضرت مولانا معاذ الرحمٰن فاضل دیوبند سابق مہتمم جامعہ میلہ مرزا ڈھیر چارسدہ

(۲) حضرت مولانا روح الامین شیخ الحدیث دار العلوم اسلامیہ چارسدہ سابقاً-

(۳) شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرازق مدرسہ فیض الاسلام پارہوتی مردان-

(۴) مولانا عبدالواحد آسی نستوی (مرحوم)- (۵) حضرت مولانا سمیع الحق صاحب متھروی- شیخ الحدیث دار العلوم ہادیہ پشاور سابقا- (۶) مولانا فضل کریم موضع خرقئی دوآبہ-

(۷) حضرت مولانا الحاج حکیم حبیب الرحمٰن عمرزئی- (۸) حضرت مولانا عبدالباری جان ناظم جمعیۃ علماء اسلام سرحد- (۹) حضرت مولانا صبیح الدین صاحب حق رجڑ- (۱۰) مولانا محمد حسن جان شیخ الحدیث جامعہ امداد العلوم پشاور صدر- (۱۱) مولانا الحاج مجید گل صاحب چارسدہ وغیرھم

اولاد -حضرت مولانا مرحوم ومغفور کے پانچ بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں- اولاد اور خاندان میں اکثر حافظ اور درس نظامی کے فارغ التحصیل علما ہیں-

روحانی مشرب :-تصوف میں باضابطہ تعلق بڑے بھائی اور شیخ حضرت مولانا رحمٰن الدین نقشبندی سے رہا اور ان کے مجاز ہیں- جمادی الثانیہ ۱۳۹۰ھ مطابق ۱۹۷۰ء میں حضرت مولانا محمد عبدالمالک صاحب نقشبندی مجددی نے بھی شرف اجازت اور خلافت سے نوازا-

۱۳۹۱ھ مطابق ۱۹۷۱ء میں پہلی بار عازم بلاد مقدس ہو کر حج مبرور اور زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی سعادت سے جب مشرف ہو گئے تو دوران حج فضیلۃ الشیخ السید العلوی العباسی المالکی المرحوم سے روحانی فیض کے ساتھ ﴿اجازۃ الحدیث﴾ کی سند بھی حاصل کی اور مدینہ منورہ میں مقیم معروف عالم ومبلغ حضرت مولانا سعید احمد خان صاحب مرحوم سے بھی سند الحدیث ﴿اجازۃ﴾ حاصل کی-

وفات -بمقتضائے قانون الٰہی **کل نفس ذائقة الموت** ۱۶ رجب ۱۴۲۲ھ مطابق ۴ اکتوبر ۲۰۰۱ء بروز جمعرات صبح تقریباً ساڑھے چار بجے داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے راہی دار بقاء ہو گئے- **انا لله وانا اليه راجعون** -

وفات کی خبر سن کر ہزاروں کی تعداد میں علماء کرام، معتقدین، دوست واحباب جامع مسجد شوگر ملز چارسدہ میں جمع ہونا شروع ہو گئے- نماز جنازہ اسی دن سہ پہر چار بجے جامع مسجد کے سامنے کھلے میدان میں مولانا مرحوم ومغفور کے بڑے فرزند ارجمند شیخ الحدیث مولانا محمد حسن جان مدنی نے پڑھائی- اور قبل المغرب نئے مقبرہ میں اہلیہ محترمہ مرحومہ کے جوار میں دفن کر دیئے گئے -جنازہ میں دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک اور جامعہ عثمانیہ پشاور کے مدرسین اور علاقہ کے تمام علماء کرام نے شرکت کی-

از برائے مغفرت گوید دل ہر مستفیض — رحمت حق بر مزار تو بیارد بے حساب
وائے عارف بود ہنگام سحر عالم خراب — رفت آں مہتاب دیں قبل طلوع آفتاب

(وفیات)

مفتی ذاکر حسن نعمانی

(۱) عالم اسلام کی ایک مبارک مقبول اور مصروف شخصیت اور کئی اسلامی کتب کے مصنف حضرت مولانا عاشق الٰہی مہاجر مدنی گزشتہ رمضان المبارک میں مدینہ منورہ میں انتقال کر گئے مرحوم عالم اسلام کے بہت بڑے عالم اور مصنف تھے۔ علمی حلقوں میں ان کی مایہ ناز تصنیفات اس بات کی شاہد عدل ہیں کافی عرصہ سے مدینہ منورہ میں مقیم تھے۔ وہی انتقال ہوا وہی دفن ہوئے۔ آپ جیسے علماء کی موت پورے عالم اسلام کے لئے صدمہ ہے۔ ان کی موت کے ساتھ علمی حلقے بہت متاثر ہوئے۔ آپ جیسے نابغہ روزگار ہستیوں کے جانے سے کمی پوری ہونا بظاہر مشکل ہے لیکن اللہ کی ذات سے امید ہے کہ ملت اسلامیہ کو ان کا نعم البدل مل جائے۔

اللہ مرحوم کو جنت الفردوس نصیب فرمائے اور ان کی باقیات صالحات (تصنیفات) سے ہر خاص وعام کو مستفید ہونے کی توفیق نصیب فرمائے۔

(۲) حضرت مولانا قاضی عبدالکریم مہتمم نجم المدارس کلاچی کی اہلیہ محترمہ اور حضرت مولانا قاضی عبدالحلیم صاحب کی والدہ ماجدہ ۱۳شوال ۱۴۲۲ابروز ہفتہ انتقال کر گئیں مرحومہ پچھلے دو سال سے صاحب فراش مریضہ تھیں، دیگر عبادات اور نیکیوں کے ساتھ بیماری کی تکالیف کی وجہ سے یقیناً مرحومہ کے گناہ دھل گئے ہوں گے ان کے رفیق حیات ایک بہت بڑے عالم اور بزرگ مولانا قاضی عبدالکریم تھے جو الحمدللہ بقیہ حیات ہیں اور بیٹے قاضی عبدالحلیم جیسی شخصیت بھی موجود ہیں

مرحومہ نے ان حضرات کی اور نجم المدارس کی زندگی بھر خدمت کی مرحومہ کی یہ خدمت بہت

بڑی سعادت اور صدقہ جاریہ ہے اللہ تعالی مرحومہ کو جنت الفردوس نصیب فرمائے اور ان کے رفیق حیات اور اولاد واقرباء کو صبر اور اجر عطا فرمائے۔ یقیناً بہت بڑا صدمہ ہے، لیکن موت کا سفر بھی یقینی ہے۔ جس کا زمان، مکان اور سبب متعین نہیں اسلیئے جدائی کا یہ صدمہ فطرتاً ناقابل برداشت ہوجاتا ہے، لیکن اللہ کی کریم ذات ایسے غیر اختیاری صدمات پر بھی اجر عطا کرتی ہے ہمارا ادارہ ﴿العصر﴾ اور جامعہ عثمانیہ غم زدہ خاندان کے ساتھ اس غم میں شریک ہے اور اللہ تعالی سے دست بدعا ہیں کہ ہم سب کو دنیا وآخرت کی بھلائیوں سے مالا مال فرمائے۔

Scanned with CamScanner

اخبار الجامعہ

مولانا تحمید اللہ جان

جامعہ کے تعلیمی سال نمبر 10 کا افتتاح

جامعہ کے تعلیمی سال نمبر 10 کیلئے مختلف شعبوں میں داخلے لینے اور فارم وصول کرنے کے مراحل اللہ تعالی کے فضل وکرم سے اختتام پذیر ہوئے۔

فارم کے حاصل کرنے میں درجہ اعدادیہ کیلئے پنجم یا ششم کی تعلیم درجہ متوسطہ کیلئے ہفتم ہشتم اور درجہ اولی کیلئے میٹرک پاس ہونا شرط قرار دیا گیا تھا۔ جبکہ بقیہ درجات میں داخلے کیلئے نچلے درجے کی سند وفاق شرط قرار دی گئی تھی۔ مختلف درجات میں داخلے کیلئے تقریباً (۵۰۰) پانچ سو امیدواروں نے امتحان میں شرکت کی۔ جن میں سے (۱۰۰) سو کے لگ بھگ طلبہ تحریری امتحان اور انٹرویو میں کامیاب ہوکر جامعہ میں داخلے کے اہل قرار پائے۔

شعبہ بنات میں داخلے کا معیار درجہ ثانیہ سال اول کیلئے میٹرک سے کم تعلیم اور درجہ ثانیہ سال دوم کیلئے میٹرک پاس جبکہ خاصہ (رابعہ) کیلئے درجہ ثانویہ عامہ کی سند وفاق شرط تھی۔ امتحان میں مجموعی طور (۶۰) ساٹھ طالبات نے شرکت کی جن میں سے تقریباً پچیس (۲۵) طالبات منتخب ہوئیں۔

درجہ تخصص میں داخلے کیلئے بارہ (۱۲) فضلاء نے امتحان دیا جن میں سے تین فضلاء کو انٹرویو کیلئے بلایا گیا۔ تعلیمی کوائف کی جانچ پڑتال کے بعد ایک فاضل کو درجہ تخصص میں داخلہ دیا گیا۔ جبکہ اس درجہ میں پچھلے سال کے جامعہ کے دورہ حدیث کے فضلاء میں سے چھ (۶) طلبہ کا انتخاب ہوا تھا۔

واضح رہے کہ جامعہ کی ایک شاخ ہی میں ہے، درجہ اعدادیہ اور متوسطہ کے تمام طلبہ ہی شاخ بھیج دیئے گئے۔ درجہ اولی اور درجہ ثانیہ کے طلبہ کو تقسیم کر کے دو دو جماعتیں بنائی گئیں ایک ایک جماعت کے طلبہ ہی شاخ بھیج دیئے گئے اور دوسری جماعت یہاں مرکز میں رکھی گئی۔ جامعہ میں درجہ تکمیل فنون، جامعہ عثمانیہ ہی میں درجہ ثانیہ اور شعبہ بنات پشاور میں ثانویہ خاصہ کے اضافے کی وجہ سے چار اساتذہ کرام کا اضافہ کیا گیا۔ درجہ تکمیل کیلئے مولانا فضل الرحمن صاحب کوہستانی فاضل دارالعلوم کراچی کا تقرر ہوا جبکہ دوسرے درجات کے لئے جن اساتذہ کرام کا تقرر ہوا ان میں مولانا محمود رشید صاحب جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے فاضل اور جامعہ عثمانیہ کے سابق متخصص ہیں۔

مولانا مجیب اللہ صاحب، مولانا گل واحد صاحب اور مولانا جمشید علی صاحب تینوں حضرات جامعہ عثمانیہ ہی کے فضلاء ہیں۔ کتب خانہ کی نظامت کے لئے مولانا محمد یوسف صاحب کا تقرر ہوا۔ موصوف بھی گزشتہ سال کے جامعہ عثمانیہ کے فضلاء میں سے ایک ہیں۔ جامعہ میں تدریس اور ماہنامہ العصر کی نظامت کے لئے مولانا خلیفۃ اللہ صاحب کا تقرر ہوا۔ موصوف جامعہ اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے فاضل ہیں

افتتاحی تقریب درس بخاری - جامعہ عثمانیہ کے نئے تعلیمی سال نمبر 1 کا افتتاحی پروگرام مورخہ ۲ جنوری کو منعقد ہوا۔ ختم قرآن کے بعد بخاری شریف کی پہلی حدیث کے درس سے نئے سال کا بابرکت افتتاح ہوا۔ بخاری شریف کی اس پہلی حدیث کے درس کے ضمن میں جامعہ کے مہتمم حضرت مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب دامت برکاتھم نے عمومی فائدہ کے پیش نظر اصلاحی خطاب فرمایا جس کو درجہ سادسہ کے طالب علم محمد طیب نے تحریری شکل دیدی ہے۔ نفع عام کی خاطر ادارہ کی طرف سے شائع کیا جارہا ہے۔

حضرت مفتی صاحب نے خطبہ مسنونہ اور سند متصلہ کے بعد بخاری شریف کی اولین حدیث انما

Scanned with CamScanner

الاعمال بالنیات الخ تلاوت فرمائی، اسکے بعد حضرت مفتی صاحب نے حاضرین مجلس کے سامنے چند ارشادات عرض فرمائے۔

محترم طالب علم بھائیو! آج آپ حضرات جامعہ کے تعلیمی سال نمبر۱۰ کے افتتاحی تقریب میں شریک ہیں۔آپ حضرات کا یہاں آنا اور اس ادارے پر حسن اعتماد رکھنا اللہ اپنے دربار میں قبول فرمائے اور اسی کے موافق اللہ تعالی ہم کو آپکی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔یہ اللہ تعالی کا عظیم احسان ہے کہ ہماری نسبت اور تعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم کے ساتھ ہے۔عام طور پر معاشرہ میں علم کی دو عرفی اقسام ہیں ایک دینی دوسری دنیوی تعلیم دینی علوم سے مراد قرآن وحدیث کے وہ علوم ہیں جسکی انتہا بواسطہ حضور علیہ السلام کے رب کائنات تک پہنچتی ہے۔وحی متلو کے ذریعے ہو جیسے قرآن یا غیر متلو کے ذریعے جیسے حدیث اسلئے کہ رب کائنات نے قرآن ہی میں فرمایا **وما ینطق عن الھوی ٥ ان ھو الا وحی یوحی** یعنی آپؐ کے دھن مبارک سے ایسا کوئی لفظ نہیں نکلتا جو کہ نفس کے خواہش پر مبنی ہو۔تو معلوم ہوا کہ قرآن وحدیث دونوں ایک ہی اصل اور بنیاد ہیں لیکن انکی سمجھ بوجھ اور ان پر عبور حاصل کرنے کی ضرورت کے تحت جو فنون اسکی خدمت میں لگے ہیں یہ بھی دینی علوم ہیں۔ چاہیے صرف ونحو ہو یا معانی۔ جو قرآن وحدیث کے رموز واسرار کے فہم وفراست میں مدد دیتے ہیں اسطرح معاشرتی زندگی میں اسلامی اصولوں کو رواج دینے کیلئے علم فقہ اور مذہب کے امام کے وضع کردہ اصول یعنی اصول فقہ جو کہ اس سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے تو یہ تمام تر قرآن وسنت کے فہم کا واسطہ بنتے ہیں اسلئے یہ سب دینی علوم کے زمرہ میں آتے ہیں۔اور جن علوم کا تعلق دینوی بودوباش سے ہو یعنی ان میں صرف روٹی، کپڑا، مکان کا تصور ہو، تو یہ علوم دنیوی ہیں کہ جسکا کوئی بھی فیلڈ یعنی شعبہ ایمان وآخرت کو مقصد سمجھ کر پیش نہیں کرتا حالانکہ بحیثیت مسلمان دنیا میں اصل چیز تعلق باللہ ہے اور یہی قرآن وحدیث کے علوم کے فہم وفراست کا مقصد ہے جو کسی

ی لائن اور نقطہ سے ایک کامل اور مکمل مصلح ثابت ہو سکتا ہے مفسرین حضرات پھر اپنے ذوق
ے مطابق مضامین قرآن کو تقسیم کرتے ہیں جیسا کہ مثلاً شاہ ولی اللہ قرآن کے ان مضامین کو
ذکیر بایام اللہ، تذکیر بالآء اللہ، تذکیر بالموت، تذکیر بما بعد الموت اور تذکیر بالمخاصمہ میں
قسیم کرتے ہیں تو یہی وہ امور ہیں جو کہ بندہ کو اللہ عزوجل کے قرابت داری میں لے جاتے
ں اور پھر اسکے سیکھنے والوں کا درجہ عظیم مجتہد، عاشق مدینہ امام مالک رحمتہ اللہ جو کہ اہل مدینہ کے
ل کو مذہب مانتے ہیں ان سے پوچھیں جس وقت دنیا سے رخصت ہوتے ہیں تو شاہ انور شاہ
مۃ اللہ انکے ایک شاگرد کا دیدہ داستان نقل فرماتے ہیں کہ ۶۵۰ علماء بیٹھے ہیں شاگرد رشید یحیی
ن کثیر مرض الموت میں خدمت میں مصروف تھے ایک مرتبہ عرض کیا حالت کیسی ہے؟ تو امام
لک رحمتہ اللہ نے فرمایا **الحمد لله الذی اضحك وابکی والذی امات واحی** پھر
چھا کہ باطنی کیفیت کیسی ہے تو فرمایا کہ الحمد للہ بہت مطمئن ہوں اور کیوں نہ ہونگا کہ ساری عمر
اء کی خدمت میں گزاری اور فرمایا کہ میرے نزدیک اولیا اللہ حدیث کے طلباء ہی ہیں کہ انکی
کت سے موت کی تنگی آسان ہوئی۔

ربیعہ فرماتے ہیں کہ اسکے بعد امام مالک رحمتہ اللہ نے ایک ایسی بات عرض فرمائی جو
لے کبھی نہیں فرمائی تھی کہ اگر اللہ یہ تمام دنیا مجھے دیدے۔پھر مجھے اسکا مالک بنادے اور اسکو اللہ
الی کیلئے خرچ کی توفیق بھی دیدے اور پھر میں اپنے اس تمام ملکیتی کائنات کو اللہ کی رضا کیلئے
رچ کروں تو اسکا کتنا ثواب ہوگا؟ حالانکہ ایک حدیث میں ہے کہ ایک کھجور کا ثواب احد کے
اڑ کے برابر ہے تو اتنے بڑے صدقے کا ثواب کتنا ہوگا؟ لیکن اس سے بڑھکر ثواب یہ ہے
کہ ایک نمازی کی نماز کی غلطی کی اصلاح کرلوں اور اسکو اسکے پوچھے گئے سوال کا ایسا جواب
ں کہ اسکی تشفی اور تسلی ہو کر اللہ کے ساتھ تعلق بن جائے۔

رات! اور اسمیں کوئی شک نہیں کہ علوم دینیہ کا معیار کچھ اسطرح ہے کہ استاد ہو یا طالب یا کوئی

خادم بھی کا ایک ہی درجہ ہے۔ اسلئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ﴿**خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ**﴾ فرما کر معلم ہو یا متعلم دونوں کو حسن کارکردگی کی سند دیدی جیسا کہ سکول کالج یا کسی مسٹر کی طرف سے کیریکٹر سرٹیفیکیٹ دیا جاتا ہے تو وہ کسی خاص وصف یا حسن کارکردگی پر دیا جاتا ہے جو پھر بعد میں ایک مکمل سفارش ہوتا ہے اور **خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ** کے حوالے سے ہمیں قرآن وحدیث کی تعلیم وتعلم پر جو سند دی گئی وہ دنیا و آخرت میں ایک تمغہ امتیاز ہے۔

ظاہری امتیاز تو عوام بھی جانتے ہیں لیکن حقیقی امتیاز جو کہ خدائے واحد وحدہ لاشریک کی معرفت کی بنا پر حاصل ہوتا ہے وہ تب ہوگا جب اس لباس اور یونیفارم کی لاج رکھے اسکے مطالبات کو پورا کرلے۔ یعنی علم کے ساتھ عمل لازم پکڑے اور ایسا نہ ہو کہ قرآن وحدیث سے وابستگی محض دنیاوی مقاصد کیلئے ہو اگر ایسا ہے تو قرآن وحدیث کے مطالبات پورے نہیں ہوئے تب سرٹیفیکیٹ بوگس ہے۔ تو اللہ تعالی ظاہری علوم کے ساتھ ساتھ ہماری باطن کی بھی اصلاح نصیب فرمادیں۔

محترم حضرات! اصل چیز اور اصل سرمایہ اخلاص ہے جو کام کرنا ہے اسکو مقصد بنادیں، چاہیے اسمیں دس سال کیوں نہ لگ جائیں۔ صرف سندات مقصود نہ ہوں بلکہ اصلاح کی فکر اولین حیثیت رکھتی ہے۔ اگر اصلاح کی فکر ہی نہ رہی تو صرف لیاقت اور اسباق میں محنت مقبول نہیں مزہ تو تب ہے کہ پانچ چھ کتاب پڑھ لیے اور اللہ تعالی کی معرفت کے رموز کھل جائیں۔ تو عرض یہ ہے کہ قرآن وحدیث کے ایسے ماحول میں اگر ہمارا تعلق اور یقین نہ بنا تو اور کس کا یقین بنے گا۔ حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ اکثر اوقات طالبعلمی میں یقین کامل رہتا ہے کہ بس اللہ ہی رازق مالک ہے لیکن فاضل ہونے کے بعد یقین کھو بیٹھتا ہے۔ یعنی ٹی ،ٹی ،اے، ٹی پوسٹوں وغیرہ کے پیچھے لگ جاتے ہیں یوں وہ اللہ تعالی کے ذات پر عدم اعتمادی

...کار ہو جاتا ہے۔

اللہ نے ابھی ایسا ماحول دیا ہے ایسی وردی پہنادی ہے اب انکے مطالبات تب ...ے ہونگے کہ سیرت وصورت مکمل طور پر مسائل نبویؐ کے عین موافق ہو۔ جیسا کہ حدیث ...ائیل میں طالب علمانہ تشخص اور طالب علمانہ سوچ وفکر کی باقاعدہ تعیین اور یقین دہانی کی گئی ...اور پھر ہمیں فخر ہے اس بات پر کہ ہمارے اکابر تمام تر شمائل نبویؐ کے چلتے پھرتے نمونے اور ...ل کے مجسمے تھے انکی دیانت علوم نبویہ کے ساتھ وفاداری اور للھیت کو دیکھ کر عقل دنگ رہجاتی

حقیقت میں ہمارے اسلاف نے اپنے اخلاق یعنی آنے والے لوگوں کو اس میدان ...جو علمی وعملی ذخیرہ دیدیا ہے، دیانت کا ایک واضح ثبوت ہے۔

...دارس کے نظم سے عدم آگاھی :- حالات کی سنگینی کا جائزہ لیتے ہوئے ...رت مفتی صاحب نے فرمایا کہ جو لوگ مدارس کے نظام سے آگاہ نہیں خصوصا ہمارے ...باب اقتدار اور بیوروکریسی تو انکے حالات قابل رحم ہیں۔ اول تو بالذات انکو واقفیت نہیں ...رے انکے انٹیلی جنس کی اسلام دشمنی پر مبنی وہ رپورٹیں ہیں جو کہ کم از کم مسلمان ہونے کے ...طے اور پیغمبرؐ کے امتی ہونے کے ناطے انکو زیب نہیں دیتی مسلمان کی حیثیت سے کسی حاکم اور ...ب عہدیدار کو چاہیے کہ وہ خود جا کر دیکھیں کہ مدارس میں کیا ہو رہا ہے کہ صبح سویرے سے لیکر ...ت اندھیرے تک قرآن وحدیث کی تعلیم وتعلم کا سلسلہ چلتا ہے ان سے فراغ نہیں ہوتا اور ...کے ساتھ ساتھ عالم اسلام کی اصلاح کی اصلاح اعمال، انکی خیر خواہی اور اپنے دین کی تحفظ کی فکر ہوتی ...لیکن اسکے برعکس وہ بدقسمت لوگ خیال کرتے ہیں کہ یہ فضلاء فراغت کے بعد معاشرہ کی ...یت کی کمی کو پورا کیوں نہیں کرتے یہ ہمارے کسی دوسرے فیلڈ کو کیوں نہیں چلاتے بس انکو ...ءعلما کے مستقبل کی فکر ہے!!! دیکھیں دنیا میں ہر ادارے کا یا پھر اسکے ہر شعبہ [illegible] کام اور

مقصود ہوتا ہے، جیسے بجلی کا انجینئر یا ڈاکٹر معاشرے کی خدمت کرتے ہیں تو انجینئرنگ میں داخلہ لینے والا، جب کوئی طالب علم... کرتے ہیں تو کوئی بھی بجلی یا انجینئرنگ کا کوئی کام حاصل کر کے ... ہی اس کے سامنے ... طرح دوسروں کا مقصد بھی زمینداری، طب یا انجینئرنگ وغیرہ ہوتا ہے جو اپنا مقصد ہے اور وہ 100% بھی کامیاب ہیں۔ لیکن دشمنان اسلام اور کفریہ طاقتوں نے عصری علوم کے حوالے سے اپنے مداریوں کو مدارس کے خلاف ایک گمراہ کن پروپیگنڈہ میں مشغول کیا ہوا ہے انہوں نے تبدیل کیا یا قبول کروایا گیا بہر حال یہ کوئی نئی سوچ نہیں بلکہ اگر یہ سوچ شیخ الہند اور مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کے زمانے میں دارالعلوم دیوبند کے بارے میں رہی تھی علاوہ ازیں میبذی، صدرا، اقلیدس وغیرہ (کتابوں کے نام ہیں) دیکھیں جو جدید سائنسی علوم انجینئرنگ، ریاضیات، فلکیات کے اہم اصول سے آراستہ ہیں۔

عصری علوم سے واقفیت کی سوچ یکسر اتنی معتبر نہیں لیکن اس سوچ کے پس پردہ ایسے مہلک اور منافقانہ عزائم ہیں کہ پھر ایک طالب فاضل عصری علوم کے سوچ اور دلدل میں ایسا پھنس جاتا ہے کہ دینی علوم کے اس اصل مقصد سے اکثر محروم رہ جاتا ہے۔

اعتراض کا جواب:۔ جدید معاشی اور معاشرتی مسائل کے حل اور عصری علوم کے حوالے سے موجودہ اعتراضات کا جائزہ لیتے ہوئے حضرت مفتی صاحب نے فرمایا۔ کہ حالات کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے عصری تقاضوں کے چیلنج کو قبول کرنا بھی نہایت ضروری ہے کہ اگر ہم معاشرے کو جدید مسائل کا صحیح حل پیش کریں تو اعتراضات پھر کالعدم تصور ہونگے لیکن اس میں نہایت ہوشیاری اور حد درجہ احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ ایک طالب علم فاضل اور عالم دین کی زندگی کی مثال پر پیچ اور پر خطر موڑوں میں چلنے والے ڈرائیور کی مانند ہے۔ کہ خدانخواستہ اگر اپنی لائن سے پیچھے ہٹا تو اپنے ساتھ تمام معاشرے کو لے ڈوبے گا لہذا عصری علوم کے حصول کے ساتھ ایک ہوشیار اور تجربہ کار ڈرائیور کی ضرورت ہے کہ گمراہی اور تباہی کے دہانے سے بچا کر اسلام اور دین کے دامن گیر کرتے ہوئے مشکل حالات اور جدید مسائل کے حل میں معاشرے کی اصلاح کی فکر اپنانے ہوئے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں۔ ... بجائے ... اس کے ... سب ... لوگ ... ہو رہے ہیں ... ماحول ... بنانے کی ... دروس اسلامی کو عمل ایک مثالی انقلاب تصور کریں گے۔

یہ بھی بہت بڑا المیہ ہے اور یہی انکار یعنی یہ عدم اعتمادی کا نتیجہ ہے تو حالات کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر طالب علم کو اپنا اپنا اسلاف اور اکابر سے اپنا تعلق مضبوط رکھیں اور احساس ذمہ داری یہ ہے کہ آج ایک دینی مدرسہ آپ حضرات کا انتظار ہے ... تقاضوں میں رسوخ کے ساتھ علمی ذوق میں ترقی پر خوب دعائیں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ بھی کہ اسلام کو مقصد بنائیں تو اس معاشرے کی پاسداری کرتے ہوئے اخلاص اور للہیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے استقامت کی دعائیں مانگتے ہیں۔

درس کے اختتامی پروگرام کے آخر میں صاحب کتاب امام بخاری رحمہ اللہ کے مناقب کو ذکر کرتے ہوئے ایک واقعہ بیان فرمایا کہ عرش الحقائق کے نام سے ایک عالم نے خواب دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ قیام پذیر ہیں عالم کہتا ہے کہ میں نے قیام پوچھا تو حضور نے فرمایا میرا مہمان امام بخاری تشریف لا رہے ہیں استقبال میں کھڑا ہوں۔ عالم فرماتا ہے کہ جس وقت وہ خواب دیکھا تو معلوم ہوا کہ امام بخاری رحمہ اللہ عین اسی وقت اس دار فانی سے رحلت فرما چکے تھے۔

پروگرام کے آخر میں رقت آمیز محفل میں انتہائی عاجزی و انکساری کے ساتھ اساتذہ کرام طلباء کرام کی علم و عمل میں ترقی اور استقامت کے ساتھ ساتھ جامعہ کے ترقی کیلئے اور جامعہ کے بے لوث معاونین کے دنیا اور آخرت کی کامیابی و کامرانی کیلئے اللہ کے حضور دست بدعا ہوئے۔

سالانه فهرست مضامین «العصر»

جنوری ۲۰۰۱ء تا دسمبر ۲۰۰۱ء

	صفحہ نمبر	مفتی غلام الرحمٰن
اداریہ		
جامعہ عثمانیہ کے تعلیمی		
اہداف کے تدریجی مراحل	۴	
مقدس علمی شخصیات کے خلاف سازشیں	۵۰	
مسلمان بت شکن یا بت فروش؟	۹۵	
عالمی دیوبند کانفرنس اور جمعیت		
کا تاریخی سیاسی مظاہرہ	۱۴۶	
اسلام اور انسانی حقوق	۲۰۴	
صنف نازک کی نمائندگی		
کے اثرات	۲۵۲	
خواتین کی تعلیم وتربیت کی اہمیت	۲۹۰	
دینی مدارس کی حرمت پر حملہ		
کرنے کی نئی سازش	۳۳۸	
مشرف باشرف ہشیار باش!	۳۸۶	
طالبان کی حکمت عملی	۴۳۵	

محاسن القرآن	صفحہ نمبر	مفتی غلام الرحمٰن
واذقلنا ادخلوا هذه القريه (الاية)	۷	
یہود پر آٹھ انعامات کی صورت میں دو عذابوں		
میں سے پہلا عذاب		
واذاستسقى موسى لقومه (الاية)	۱۰۰	
محاسن۔ بنی اسرائیل پر وادی تیہہ میں		
آٹھوں انعام		
واذقلتم یاموسی لن نصبر علی		
طعام واحد (الاية)	۱۵۳	
محاسن۔ آٹھ انعامات کے ضمن میں دوسرے		
عذاب کا تذکرہ		
کیا خوراک کی تبدیلی کا مطالبہ جرم ہے؟	۱۵۵	
یہود پر دائمی ذلت کا مطلب	۱۵۶	
ان الذين آمنوا والذين هادوا (الآية)	۱۵۸	
محاسن۔ نوع اول کا تتمہ		
واذ اخذنا ميثاقكم		
ورفعنا فوقكم الطور ۔ (الاية)	۲۲۶	
محاسن۔ موجودہ یہود کے آباؤاجداد کی		
تین خباثتیں	۲۲۷	

واذقال موسی لقومه ان الله
یامرکم ان تذبحوا بقرة (الاية) ۲۲۹
محاسن- یہود کی دوسری خباثت اور ہٹ دھرمی
کا تذکرہ
اوصاف کے ذریعہ کسی چیز کا تعین
واذقتلتم نفسا فادراتم فيها (الاية) ۲۵۷
محاسن- یہود کے اسلاف کی تیسری کمزوری
حالت نزع کے بیان کی شرعی حیثیت
ثم قست قلوبکم — (الاية) ۲۵۹
محاسن- جمادات کا طریقہ عبادت
افتطمعون ان يؤمنوا لكم — (الاية) ۲۶۱
محاسن- یہود کی پانچ جماعتوں کا تذکرہ
واذاخذنا ميثاق بنی اسرائيل
الخ (الايه) ۲۹۹
محاسن- موجودہ یہودیوں کی پہلی خباثت
واذ اخذنا ميثاقكم الخ (الاية)
محاسن- موجودہ یہودوں کی دوسری خباثت ۳۰۲
دینی معاملات کے خلاف معاہدہ کی شرعی حیثیت
ولقد اتينا موسی الكتاب الخ الاية
محاسن- یہود کی کجروی اور دین دشمنی ۳۴۵

بے دینی کے اثرات
ولما جاء هم كتب من
عند الله الخ (الاية) ۳۹۳
محاسن-
یہود کی ہٹ دھرمی کا آخری مرحلہ
واذا قيل لهم امنوا بما انز ل الله الخ (الاية)
محاسن- یہود کی ہٹ دھرمی پر شکوہ
پہلی وجہ- حقانیت
دوسری وجہ- تصدیق نامہ
تیسری وجہ- قتل انبیاء کی قبیح حرکت
چوتھی وجہ- گوسالہ پرستی کا ارتکاب
پانچویں وجہ- وعدہ خلافی

دارالافتاء | صفحہ نمبر | مفتی غلام الرحمٰن

بلا اجازت کسی کی جگہ کو جائے نمبر بنانا ۲۵
جنابت کی حالت میں بال کٹوانا ۲۷
طواف کے چند مسائل ۱۱۳
عرفہ کی رات کی دعا ۱۱۴
بارانی زمین میں مشقت اٹھاتے وقت

نصف عشر کا وجوب	۱۷۳
چائنہ مال پر MADE IN JAPAN	
کا جملہ لکھ کر فروخت کرنا	۲۴۶
جہیز کی عورت کی ملکیت ہے	۲۴۷
ریاکاری کے خطرہ سے نیکی چھوڑنا	
مناسب نہیں	۲۴۸
نماز جنازہ کی چند تکبیرات فوت ہونے پر ملنا	۲۷۷
کسی شخص کے بارے میں نماز جنازہ کی وصیت	
قبر پختہ کرنے کا حکم	۲۷۸
معرفت کا دائرہ کار	۲۷۹
اسم ذات کا ذکر	۲۷۹
ضرورت کی تکمیل کسی بہتر راہ کی تلاش	۳۱۸
کھیت جا کر زمیندار سے سبزی خریدنا	۳۲۲
ایک، دو، تین سے طلاق کا وقوع	۳۵۹
کھڑکیوں اور دروازوں پر پردے لٹکانا	۴۰۵
باپ کو طلاق نامہ ملنے پر طلاق کا وقوع	۴۰۶
نقصان پہنچانے والی بلی کا مارنا	۴۰۷
عربی میں نکاح کا ایجاب وقبول	۴۰۷

اصلاحی، معاشی اور فکری مقالات	صفحہ نمبر	مقالہ نگار
﴿یعلم ما فی الارحام﴾ میں سوال وجواب	۵۶	مفتی ذاکر حسن نعمانی
آہ میرے شیخ!!! میرے مربی اور محسن	۶۰	مولانا انعام الرحمٰن حجازی
تعزیری سزائیں	۷۰	مفتی ذاکر حسن نعمانی
لیل مہ وبارہ ماہ	۸۴	مولانا عمر حیات صاحب
شرعی احکام کی مصلحتیں	۱۰۲	مفتی ذاکر حسن نعمانی
نفس امارہ کی اصلاح کیسے ممکن ہے؟	۱۱۷	حافظ احسان الرحمٰن
خواتین کے خلاف کفار کی سازشیں اور		
خواتین کے زیب وزینت کے مسائل	۱۲۳	ڈاکٹر صلاح بن فوزان
ششماہی طلباء میگزین کا اجراء	۱۳۳	مفتی ذاکر حسن نعمانی
قرآن وسنت کے خلاف اقوام متحدہ ہرزہ سرائی	۱۳۵	احمد چارسدوی
طلبہ علوم نبوت احساس کمتری کا شکار نہ ہوں	۱۷۰	مولانا سلیم اللہ خان
آہ! شہدائے فاروقیہ	۱۷۶	ناظم تعلیمات
		جامعہ فاروقیہ کراچی
انٹرنیٹ اور جدید ذرائع مواصلات کے ذریعہ		
عقود ومعاملات	۱۸۴	مفتی ذاکر حسن نعمانی
امریکی مسلمان نوجوانوں پر بڑھتا ہوا ڈپریشن	۱۹۴	اسرار احمد کسانہ
انقلاب ماہیت		مفتی ذاکر حسن نعمانی
ماحولیات اور اسلام (پہلی قسط)	۲۶۲	سرزمین خان

Scanned with CamScanner

بزرگوں کی خدمت، جنت کے حصول کا ذریعہ	۲۸۲	فاروق نثار
سوالات وجوابات	۲۸۷	مفتی ذاکرحسن نعمانی
دماغ کے ہر خانے میں اللہ	۲۹۴	عبیداللہ قادری
محدود وفانی خوشیاں اورلذتیں	۳۰۷	مفتی ذاکرحسن نعمانی
حقیقی قدرومنزلت،علم دین کا حصول	۳۲۴	ڈاکٹر عبدالغفار
تحریکات اسلامیہ پرشیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے اثرات کا ایک جائزہ	۳۴۸	مولانا حامدالحق حقانی
امام بخاریؒ کا تفسیری منہج	۳۶۳	مولانا بنیامین
یادان کی رہے گی	۳۷۵	ابن مولانا عبدالرحمٰن
ماحولیات اوراسلام (قسط۲)	۳۷۸	لیکچرار سرزمین خان
قانون توہین عدالت کا شرعی تجزیہ	۳۹۶	مفتی ذاکرحسن نعمانی
اسلام اورسائنس	۴۰۹	عندلیب سبک
ماحولیات اوراسلام قسط نمبر۳	۴۱۲	سرزمین خان
اسلام میں باقاعدہ فوج REGULAR ARMY کا تصور	۴۴۳	مفتی ذاکرحسن نعمانی

اخبارالجامعہ	صفحہ نمبر	تحریر
تقریب افتتاح بخاری وترمذی	۱۴-۲۱	مولانا تحمیداللہ جان
دعائے مغفرت	۲۸	
جامعہ کی تعلیمی سال نمبر۹ کا افتتاح	۳۰	

وفاق المدارس کے نتائج	۳۸	مولانا حسین احمد
ایک خط بنام مدیر	۹۲	ندیم احمد کراچی
جامعہ کے تعلیمی سال نمبر۹ کا دورانیہ		
چہارنیم ماہی	۲۵۰	مولانا تحمیداللہ جان
تقریب یوم سرپرستان	۳۲۹	مولانا انجم جاوید
تقریب یوم والدین (شعبہ بنات)	۳۳۶	مولانا حمیداللہ
مجلس شوریٰ کے سالانہ اجلاس کی کاروائی	۴۵۶	مولانا تحمیداللہ جان
وفاق المدارس،امتحانات اورنتائج	۴۶۴	مولانا حسین احمد

تبصرہ کتب	صفحہ نمبر	تبصرہ نگار
کتاب (فضائل سورہ اخلاص،یسین)	۳۳	حافظ احسان الرحمٰن عثمانی درجہ سادسہ
کتاب (اسماءاللہ عزوجل)	۳۶	حافظ احسان الرحمٰن عثمانی درجہ سادسہ
کتاب (چاند کا پیغام بنی آدم کے نام)	۹۳	مولانا قاری احسان الحق
کتاب (رہبر مولینا حضرت مولانا عزیزگل کے سوانح سیرت وافکار)	۱۳۷	حافظ احسان الرحمٰن عثمانی
کتاب (دینی مسائل اوران کا حل)	۱۳۹	حافظ احسان الرحمٰن عثمانی
کتاب (نجم الفتاویٰ)	۱۹۸	مفتی نجم الرحمٰن
کتاب (مسنون دعائیں)	۲۵۱	مولانا جلال الدین
کتاب (تسہیل الریاضی)	۳۳۸	مولانا تحمیداللہ جان۔

Scanned with CamScanner

تبصرہ کتب

مفتی ذاکر حسن نعمانی

نام کتاب- کامیاب تجارت کے شرعی احکام

جمع وترتیب- معین الدین احمد پتہ-مکتبہ فاروقیہ محلہ جنگی قصہ خوانی پشاور

قیمت-درج نہیں صفحات-309

جس طرح ایک مسلمان عبادات کا مکلف ہے اسی طرح معاملات سے متعلق حلال وحرام میں تمیز کا بھی مکلف ہے-بد قسمتی سے بے دینی کی ایک ایسی زہریلی ہوا چلنا شروع ہوگئی ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت عبادات کا اہتمام تو کرتی ہے-لیکن معاملات میں حلال وحرام، جائز اور ناجائز کی تمیز نہیں کرتی-نماز بھی پڑھتے ہیں اور سود بھی کھاتے ہیں نمازی بھی ہوتا ہے اور ناجائز کاروبار بھی کرتا ہے-مسلمانوں پر فرض ہے کہ صحیح اسلامی تجارت کے بارے میں جان کر اس پر عمل کریں پھر چاہے تجارت کریں، یا معمول کے مطابق خرید وفروخت اور پھر ان معاملات میں جائز وناجائز کے فرق کا لحاظ کریں-تاکہ عبادات کے اندر روح، برکت اور اثر پیدا ہو-لہذا اس بات کی ضرورت تھی کہ کوئی ایسی کتاب ہو جس میں معاملات تجارت اور خرید وفروخت سے متعلق احکامات ہوں-جناب مولانا معین الدین احمد نے اکابر علماء مفتی محمد شفیع، مفتی جمیل احمد تھانوی، مفتی عبدالسلام چاٹگامی، مفتی محمد تقی عثمانی اور مولانا منظور احمد نعمانی کے افادات کو اس کتاب میں جمع کر دیا-جن کو پڑھ کر قاری کے دل میں صحیح معاملات، اسلامی تجارت اور جائز خرید وفروخت کے داعیہ کے ساتھ ان کا علم بھی حاصل ہوجاتا ہے-مسلم برادری سے عرض ہے کہ اس کتاب میں وہ مجموعہ افادات کا ضرور مطالعہ کریں تاکہ عبادات کے اندر صحیح روح پیدا ہو کر آخرت کی بھلائی تک پہنچنا آسان ہوجائے-

REGD. NO. P-402 MONTHLY AL ASR PESHAWAR

جامعہ عثمانیہ پشاور

Jamia Usmania Peshawar

منافع بخش کاروبار میں شرکت کی دعوت!

یاایھاالذین اٰمنوا ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم

اے ایمان والو۔میں بتلاؤں تم کوایسی سوداگری جو بچائے تم کوایک دردناک عذاب سے۔ (الصف / ۱۰)

کیا آپ چاہتے ہیں ؟ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے یقیناً چاہتے ہوں گے کہ آپ کی حلال آمدنی دنیاو آخرت میں آپ کی بھلائی کاذریعہ بنے تو اللہ تعالی کی رضامندی کا پرخلوص جذبہ اپناتے ہوئے قرب وجوار میں غرباء، فقراء، یتیم بچوں کاسہارا بنیں اور دین کے کاموں خصوصاً مدارس عربیہ کی سرپرستی فرماتے ہوئے اپنامال دین سیکھنے والوں پر خرچ کریں۔

اس سلسلہ میں ﴿جامعہ عثمانیہ پشاور﴾ کو نہ بھولیں جس کے تعلیمی سال نمبر9(۲۲-۱۴۲۱ھ)کاسالانہ تخمینی بجٹ 3780846 سینتیس لاکھ اسی ہزار آٹھ سو چھیالیس روپے ہے۔جس میں ساڑھے تین لاکھ روپے کتب، تفسیر کی خریداری اور تیرہ لاکھ روپے تعمیرات کے لئے ہیں۔آپ کی زکوٰۃ وعطیات اور چرم قربانی کا بہترین مصرف ﴿جامعہ عثمانیہ پشاور﴾ ہمیشہ کے لئے توجہات کی فہرست میں رکھیں۔

اکاؤنٹ نمبر 716-0 یونائیٹڈ بنک سنہری مسجد روڈ پشاور صدر	فارن کرنسی اکاؤنٹ 60035-3 حبیب بنک ارباب روڈ پشاور صدر صوبہ سرحد پاکستان	آپ کا خیر اندیش مفتی غلام الرحمٰن

Scanned with CamScanner